Postal Reg. No.PB\0258\2002

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51 — شمارہ 25

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

7 ربیع الثانی 1423 ہجری 19 / احسان 1381 ہش 19 جون 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 13 جون 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پر نور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'شہید اور شاہد' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازی عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

مسلمان کون ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ............

قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحجرات آیت نمبر 15) ترجمہ:: بادیہ نشین کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن صرف اتنا کہا کرو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں جب کہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

............حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم............

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ (بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون)

ترجمہ:: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔

............ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام............

مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کردے اور سپرد کردے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ بمشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کردے۔

پس حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا سزا کے خوف اور امید کی بنا پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کر ہو۔ پھر وہ محبت بجائے خود اس کے لئے ایک بہشت پیدا کردیتی ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کوئی آدمی بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس راہ کو اختیار نہیں کرتا ہے اس لئے میں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اسی راہ سے داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں کیونکہ بہشت کی حقیقی راہ یہی ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 182)

ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جبتک کہ وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر نہ بن جائے...... یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ کافر ہوتا ہے...... ہم نے ان پر پہلے کوئی فتویٰ نہیں دیا اب جو انہیں کافر کہا جاتا ہے تو یہ انہیں کے کافر بنانے کا نتیجہ ہے...... جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے۔ لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اسے کافر نہ سمجھیں تو اس میں حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے اور یہ ہم سے نہیں ہوسکتا۔ لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین۔ ہم خوب آزما چکے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں۔ ان کا حال ہے واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزؤن۔ یعنی سامنے تو کہتے ہیں کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں مگر جب اپنے لوگوں سے مخلی بالطبع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ان سے استہزاء کر رہے تھے۔ پس جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دیں کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دے دیتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیں۔ ہم سچائی کے پابند ہیں آپ ہمیں شریعت اسلام سے باہر مجبور نہیں کر سکتے۔ جب اس میں یہ بالاتفاق مسلمہ مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے تو ہم انہیں کس طرح مسلمان کہیں؟ اور ان مکفرین اہل حق کو کافر نہ جانیں؟۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ 378-377)

111واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری از راہ شفقت مرحمت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

اخبار ”منصف“ کے جواب میں

قسط-2

گزشتہ گفتگو میں ہم مجلس تحفظ ختم نبوت اے. پی کے محمد انصار اللہ قاسمی کے اس فضول خیال اور مفروضہ کا جواب دے رہے تھے کہ احمدی غیر احمدیوں سے یہ شکوہ کرتے ہیں کہ مسلمان ان سے ملتے جلتے نہیں۔ اور یہ کہ انہیں الگ تھلگ کر دیا گیا ہے۔ اس مفروضے کی قلعی کھولنے کے بعد اب ہم قاسمی صاحب کے مضمون کے درج ذیل پہلو کو لیتے ہیں۔

”قادیانی حضرات کے شکوہ وشکایات کی بنیاد دراصل وہ فتویٰ ہے جسکی رُو سے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر نے بیک آواز ہوکر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ حالانکہ مختلف مکاتب فکر کے درمیان ”تکفیر بازی“ ایک پرانا کھیل رہا ہے۔ ہندوستان میں ایک زمانہ تھا کہ آپس میں یہ کھیل خوب ہوتا تھا۔ لیکن جب بھی کسی فرقہ یا جماعت کے خلاف یہ کھیل کھیلا گیا دوسرے مکتب فکر کے لوگ اس کھیل سے بالکل الگ اور دُور رہے۔ یہاں حیرت اور تعجب اس بات پر ہے کہ قادیانی فرقہ کے خلاف اس کھیل میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر باوجود اپنے مسلک ومشرب کے اختلاف کے متحد ومتفق طور پر شریک ہیں۔ عوام میں انتہائی حد تک یہ مشہور ہے کہ کسی مسئلہ میں علماء کا اتفاق واتحاد نہیں ہوسکتا۔ گویا اتفاق رائے اور علماء دین کا اجماع ناممکنات میں سے ہے۔ مگر قادیانی مسئلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ علماءِ دین کے تعلق سے یہ بات اس مسئلہ میں ثابت نہ ہو پائی۔ (روزنامہ منصف حیدرآباد 17-5-2002 صفحہ 3)

مذکورہ حوالہ سے درج ذیل باتیں کھل کر سامنے آتی ہیں۔

1)...... احمدی شکوہ کرتے ہیں کہ ان کے خلاف علماء نے کیوں فتویٰ دیا۔

2)...... تکفیر بازی علماء کا پرانا کھیل ہے اور ہر ایک مسلک کے خلاف یہ کھیل کھیلا گیا۔

3)...... فرق صرف یہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف تمام مسلک کے علماء نے یکجائی طور پر یہ کھیل کھیلا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ احمدیوں کو شکوہ ہے کہ علماء نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ کیوں دیا تو ہم گزشتہ قسط میں بھی تحریر کر چکے ہیں کہ احمدیوں کو کوئی شکوہ شکایت نہیں ہے۔ یہ صرف آپ لوگوں کی خام خیالیاں ہیں۔ احمدیوں کو تو تمہارے فتووں کی کوڑی کی بھی پروا نہیں اور نہ ہی وہ ان فتووں کی کسی مرے ہوئے کیڑے جتنی بھی کوئی اہمیت سمجھتے ہیں۔

اس لئے جن کا مشغلہ ہی تکفیر بازی ہو اور جنہوں نے شروع سے ہی تکفیر بازی کو ایک کھیل تماشہ کے طور پر استعمال کیا ہو ایسے کھیل تماشے کے فتووں اور فتوے بازوں کی کیا اہمیت ہوسکتی ہے۔

یہ فتوے باز مُلّاں تو شروع سے فتاویٰ کفر کو کھیل تماشے کے طور پر استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔ اِدھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا کھیل تماشہ نہیں بلکہ اس کو قتل کر دینے کے مترادف ہے۔ اور فرمایا کہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ ان ملاؤں کو چاہئے کہ درج ذیل احادیث کو غور سے پڑھیں اور اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ وہ کس مقام پر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کے متعلق فرمایا ہے:-

مَنْ قَذَفَ مُؤمِناً بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِه (ترمذی)

یعنی کسی مؤمن پر کفر کی تہمت لگانا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

پھر فرمایا:-

اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَكْفَرَ رَجُلاً فَاِنْ كَانَ كَافِراً اِلَّا هُوَ الْكَافِرُ (ابوداؤد)

یعنی اگر کسی مسلمان نے کسی شخص کو کافر کہا اگر تو وہ کافر ہے تو ٹھیک ورنہ کافر کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ بزرگان سلف نے کسی مسلمان کلمہ گو کو کسی تاویل یا اختلاف کی وجہ سے کافر کہنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔ فرمایا:-

لا اكفر اهل الاهواء بذنب وفى رواية عنه ولا اكفر احدا من اهل القبلة بذنب وفى رواية اخرىٰ عنه ولا اكفر اهل التاويل المخالف للظاهر بذنب.

کہ میں اہل اہواء کی کسی غلطی کی وجہ سے انہیں کافر نہیں کہتا اور ایک روایت میں ہیکہ کسی اہل قبلہ کو اس کی غلطی کی وجہ سے کافر نہیں کہتا۔ ایک اور روایت یہ بھی ہے کہ میں ظاہر کے مخالف تاویل کرنے والے کو بھی کافر نہیں کہتا۔

پس تکفیر بازی کو کھیل سمجھنے والے کو چاہئے کہ خوب غور کرلیں کہ وہ خود کس مقام پر ہیں۔ پس ایسے لوگ جو خود علماء سوء کہلانے کی وجہ سے اسفل السافلین میں داخل ہیں ان کے فتووں کو دیکھ کر سوائے اس کے کہ ان کو قابل رحم سمجھا جائے ان کے فتووں پر شکوہ کیا؟

اب رہا مسئلہ کہ پہلے ہر فرقہ کے علماء ایک دوسرے کو کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج کہتے تھے لیکن احمدیوں کے معاملہ میں وہ سب اکٹھے ہوگئے ہیں تو اس میں بھی ہمارے لئے فکر کی کوئی بات نہیں بلکہ اس سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا:-

اِنَّ بَنِى اِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلىٰ ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِى عَلىٰ ثَلاثٍ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِى النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِىَ يَا رسول اللهِ قال مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِى .رواه الترمذى (مشکوۃ شریف مترجم جلد 1 صفحہ 57-58)

ترجمہ:- یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوگی۔ سب کے سب ناری ہونگے سوائے ایک گروہ کے۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا گروہ ہے اے اللہ کے رسول۔ فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی تشریح میں شارح مشکوٰۃ اور فقہ حنفی کے مسلّمہ عالم حضرت امام ملا علی قاری فرماتے ہیں:-

الفرقة الناجية هم اهل السنة البيضاء المحمدية والطريقة النقية الاحمدية

یعنی ناجی فرقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن سنت پر عمل کرے گا اور طریقہ احمدیہ پر گامزن ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ 248 مکتبہ امدادیہ ملتان ناشر مجلس اشاعت المعارف وکٹوریہ پریس ملتان)

مذکورہ حدیث سے صاف طور پر واضح ہوگیا کہ ایک زمانہ مسلمانوں پر ایسا آئے گا کہ وہ یہودیوں کے نقش قدم پر چلتے چلتے ان سے بھی آگے نکل جائیں گے یعنی یہود اگر منتشر ہوتے ہوتے اور پھٹتے پھٹتے بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے تو مسلمان بہتر کی بجائے تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ گویا مسلمانوں کا انتشار اور افتراق یہود سے بھی آگے بڑھ جائے گا۔ فرمایا ایسا خطرناک دور آئے گا کہ سب کے سب فرقے ناری ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے جو کہ احمدی طریقہ پر گامزن ہوگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن سنت پر عمل پیرا ہوگا۔

خدا کی قدرت دیکھئے کہ گزشتہ سو سال سے ہر فرقہ مذکورہ حدیث کو پیش کر کے خود کو باقی فرقوں سے الگ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل پیرا بتاتا رہا ہے۔ لیکن تاریخ اسلام میں آج سے اٹھائیس سال قبل ایک ایسا واقعہ ہوا کہ سب فرقوں نے مل کر خود کو ایک طرف کرلیا اور ایک فرقہ کو اپنے میں سے کافر کہہ کر علیحدہ کر دیا۔ اور یہ عظیم الشان واقعہ 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان میں اس وقت پیش آیا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں تمام اسلامی فرقوں سے تعلق رکھنے والے سیاسی مولویوں اور ممبران نے بیک زبان اعلان کیا کہ ہم بہتر کے بہتر مسلمان ہیں اور ایک احمدی فرقہ کافر ہے۔ اور عجیب تر بات یہ ہے کہ ایسا اعلان کرنے والے پاکستانی قومی اسمبلی کے جملہ ممبران کے متعلق بعد میں علی الاعلان یہ خبریں چھپیں کہ یہ سب کرپٹ بے دین اور مسلمانوں کے مفادات سے کھیلنے والے تھے۔ ان میں سے کئی شرابی تھے۔ کچھ کے متعلق ثابت ہوا کہ غیر ملکی طاقتوں سے روابط رکھنے والے اور تخریبی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ یہ وہ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے جن کی مشترکہ سیاسی شرارت کو امت مسلمہ کا اجماع قرار دیا گیا اور جن اجماع کا راگ ہندوستانی ملاں بھی الاپ رہے ہیں۔

جس وقت پاکستان کی قومی اسمبلی کا 7 ستمبر 1974ء کا یہ فیصلہ ہوا تو اخبار نوائے وقت نے لکھا:-

”اس فیصلہ کی ایک خاص اہمیت ہے کہ اس پر اجماع امت بالکل صحیح طور پر ہوا ہے۔ اسلام کی ساری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ اجماع امت میں ملک کے سب بڑے سے بڑے علماء دین اور حاملان شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کے سیاسی راہنما کماحقہ متفق ہوئے ہیں۔ اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ اور برگزیدگان تصوف وطریقت کو پورا پورا اتفاق ہوا ہے۔ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی بہتر فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔ علماء ملت اور عمائدین کا کوئی طبقہ نظر نہیں آتا جو اس فیصلہ پر خوشگوار ردعمل نہ رکھتا ہو۔ (روزنامہ نوائے وقت مورخہ 6/اکتوبر 1974ء)

پس سچے امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو کافر کہنے والے خود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں ”ناری“ کہلائے۔ کیونکہ آپ کا فرمان ہے کہ 72 ناری ہوں گے اور ایک ناجی۔ ادھر یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلا کر (نعوذ باللہ) یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ 72 ناجی ہیں اور ایک فرقہ جماعت احمدیہ ناری ہے۔ نعوذ باللہ۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور سب خود ہی اپنے بنائے ہوئے مکر وفریب کے جال میں پھنس گئے۔

پس خوب غور سے دیکھ لو بقول تمہارے کہ قادیانی فرقہ کے خلاف اس کھیل (فتویٰ کفر کا کھیل - ناقل) میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر متفق طور پر شریک ہیں، کا کیسا شرمناک انجام ہوا۔

خدا تم کو کفر کے فتووں سے باز رہنے کی، توبہ کرنے کی، اور سچے امام مہدی کے دامن سے وابستہ ہو جانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

اَلْجَبَّار سے مراد وہ ذات ہے جو مخلوق کی نسبت بہت ہی بلند شان ہو۔

بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو بڑا بنا پھرتا ہے اور شیخیاں مارتا ہے مگر کبیر اور بلند شان والے خدا کو بھول جاتا ہے۔

اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو تکبر اور ظلم سے کام لیتا ہے مگر خدائے جَبَّار واَعْلیٰ کو بھول جاتا ہے۔

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور مختلف مفسرین وحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْجَبَّار کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۲/اپریل ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۲/شہادت ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ .سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾(الحشر:۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

آج صفت جباریت کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ خطاب ہوگا۔ ممکن ہے آگے بھی چلے لیکن ہو سکتا ہے اس دفعہ ہی ختم ہو جائے۔

حل لغات۔ جَبَرَ العَظْمَ کا معنی ہے اُس نے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دیا۔ (المنجد)

جَبَرَ فَلانٌ فُلانًا کا مطلب ہے اُس نے اُس کو تنگدستی اور فقر سے نجات دلا کر مالدار بنادیا۔ جَبَرَ اللّٰهُ فُلانًا کا معنی ہوگا کہ اللہ نے فلاں کی ضرورت پوری فرمادی۔ الجبّار۔ یہ خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور اس کا مطلب ہے کہ ایسی ہستی جو بندوں کو اپنے اوامر و نواھی پر عمل کروانے پر مجبور کر سکتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ الجبّار سے مراد وہ ذات ہے جو مخلوق کی نسبت بہت ہی بلند شان ہو۔ اسی لئے نَخْلَةٌ جَبَّارَةٌ کھجور کے ایسے درخت کو کہتے ہیں جس تک رسائی ناممکن ہو۔

(النّہایہ لابن أثیر و لسانُ العرب)

مفردات امام راغبؒ کے مطابق جَبَر کے حقیقی معنے دراصل کسی چیز میں طاقت و غلبہ کے ساتھ اصلاح کرنا ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ "جَبَرْتَهٗ فَانْجَبَرَ" کہ مَیں نے اس کی اصلاح کی پس وہ درست ہو گیا۔ .... اور کہا جاتا ہے کہ اَلْجَبْرُ کے معنی کبھی تو صرف اصلاح ہی کے ہوتے ہیں جیسے کہ حضرت علیؓ کا یہ قول ہے: "یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ، وَ یَا مُسَهِّلَ کُلِّ عَسِیْرٍ" اے ہر شکستہ کی اصلاح کرنے والے اور اے ہر تنگ دست کے لئے کشائش پیدا کرنے والے .... اور جَبَر کا لفظ کبھی مُجَرد زبردستی اور غلبہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے: "لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ" یعنی نہ کوئی زبردستی ہوگی اور نہ ہی کوئی چیز عطا کی جائے گی۔ ....

اَلْجَبَّار کا لفظ ایسے شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے ایسے متکبرانہ دعاوی کرتا ہے جن کا وہ مستحق نہیں ہوتا۔ اور انسان کے بارے میں "جبّار" کا لفظ صرف مذمت کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے: "وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ" اور پھر "کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ"۔ اور "کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ" سے مراد ایسا شخص ہے جو تکبر کی وجہ سے حق قبول کرنے اور ایمان لانے سے اپنے آپ کو بالا سمجھتا ہے۔

البتہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں ہے: العزیز الجبّار المُتکبّر۔ اللہ تعالیٰ کا نام اَلْجَبَّارُ اہل عرب کے قول "جَبَرْتُ الفَقِیْرَ" سے لیا گیا ہے جس کا مطلب ہے مَیں نے فقیر کو نوازا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ایسی ذات ہے جو لوگوں پر اپنی بے انتہا نعماء نازل کرتی ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اَلْجَبَّارُ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو اس امر کی طرف جو وہ کرنا چاہتا ہے مجبور کر کے لے جاتا ہے...... حضرت امیر المؤمنین (یعنی حضرت علیؓ) کے بارے میں مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے "اے آسمان کو پیدا کرنے والے اور دِلوں کو مجبور کر کے ان کی سعید اور شقی فطرت کی طرف لے جانے والے! پس وہ دِلوں کی اصلاح ان کی معرفت اور فطرت کے موافق کرنے والا ہے۔

امام رازیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: جَبَّار مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے فقیر کو غنی بنانے والا اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والا۔

علامہ ازہری کہتے ہیں کہ وَهُوَ لَعَمْرِی جَابِرُ کُلِّ کَسِیْرٍ وَ فَقِیْرٍ کہ میری عمر کی قسم! اللہ تعالیٰ ہر ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والا اور ہر فقیر کو غنی کرنے والا ہے۔

علامہ ازھریؔ مزید بیان فرماتے ہیں کہ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ وہ اپنے پسندیدہ دین کی اصلاح فرماتا رہتا ہے۔

"اَلْجَبَّارُ "جَبَرَهٗ عَلٰی کَذَا سے ہے یعنی اس نے اسے اپنے ارادہ کے موافق کام کرنے پر مجبور کر دیا۔

فَرَّا نے "اَلْجَبَّارُ" کو اکراہ کے معنوں میں لیا ہے۔

ابن انباریؔ کہتے ہیں کہ "اَلْجَبَّارُ" اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت ہے جو حاصل نہیں کی جاسکتی۔

ابن کثیر کا قول ہے کہ اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ کا مطلب ہ کہ وہ ذات جسے جبر و اکراہ زیبا ہے، دوسروں کو نہیں۔ اور جسے کبریائی سجتی ہے، دوسروں کو نہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عظمت میرا بچھونا اور کبریائی میرا اوڑھنا ہے۔ پس جس نے ان میں سے کسی ایک میں بھی میرا شریک بننے کی کوشش کی، مَیں اسے سخت عذاب دوں گا۔

قتادہ کہتے ہیں: جبّار کا مطلب ہے کہ وہ ذات جس نے جیسے چاہا اپنی مخلوق کو پیدا کیا۔

لفظ جبّار جب انسانوں کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے جس کا معنی ہوگا: سرکشی اور ظلم کرنے والا۔ اور اس طرح یہ ایک بُری صفت کہلائے گی۔ اس کی مثال قرآن کریم میں یوں ہے کہ وَعَصَوا رُسُلَهٗ واتَّبَعُوا کُلَّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول وَلَمْ یَجعلْنِیْ جَبَّارًا شقیًّا میں اس صفت کی نفی کی گئی ہے۔

لیکن اگر لفظ جبّار الف لام کے ساتھ آئے تو یہ خدا کے اسماء حسنیٰ میں سے ہوگا اور یہ صفت اگرچہ انسانوں کے حق میں مذموم صفت کے طور پر استعمال ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے

کمالِ مطلق کے لئے اس کی اس صفت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ٹوٹے کام بنا دیتا ہے۔ چنانچہ غربت کے ماروں کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنی اس صفت کے تحت زکوٰۃ اور صدقات کا حکم دیا ہے جبکہ اسی صفت کے تحت اس نے مریض کی اس طرح دلجوئی فرمائی ہے کہ اگر وہ بیماری کو صبر اور رضا کے ساتھ برداشت کرے گا تو اُسے اجر دے گا۔

اَلْجَبَّار کے معانی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کامل غلبے والا ہے چنانچہ ہر چیز اُس کی اطاعت گزار ہے اور ہر ایک اُس کے سامنے جھکنے پر مجبور ہے۔ انسانوں کے لئے جبّار کی صفت اگرچہ بُری صفت سمجھی جاتی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کسی بات پر مجبور کرے تو ضرور اس میں انسان کا فائدہ ہوگا خواہ انسان اس کو وقتی طور پر سمجھ سکے یا نہ سمجھ سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر بھی جبّار کے معانی کو خوب کھول رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

تیرے اے میرے مربی کیا عجائب کام ہیں
گرچہ بھاگیں ، جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار

اس شعر میں جبر ظلم اور تعدی کا جبر نہیں بلکہ شفقت اور رحمت کا جبر ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک محبت کرنے والا باپ اپنے بیٹے پر انعام کرنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے، اسی طرح ہمارا آسمانی باپ بھی جب اپنے کسی بندے پر انعام کرنا چاہتا ہے اور اپنے کسی قانون کو اس انعام کے راستہ میں ظاہر روک پاتا ہے تو اپنی مشیت کے بہانے تلاش کر کے اس کے لئے انعام کے دروازے کھول دیتا ہے کیونکہ وہ کسی قانون کا غلام نہیں بلکہ اپنے حکم پر بھی غالب اور حاکم ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ بندہ اس کا باغی نہ ہو بلکہ ایک پیار کرنے والے بچے کی طرح اُس کے دامن سے چمٹا رہا ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن عَمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا دل خدائے جبار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ جب اسے پھیرنا چاہتا ہے، پھیر دیتا ہے۔ چنانچہ آپؐ بکثرت کہا کرتے تھے یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند المکثرین من الصحابه)

حضرت عبداللہ بن بُسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بھیڑ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی۔ یہ بھُنی ہوئی بھیڑ تھی، کچی بھیڑ کی بات نہیں کر رہے۔ رسول کریم ﷺ دو زانو بیٹھ کر (اس بھیڑ کے گوشت میں سے) کھانے لگے۔ اس پر ایک اعرابی نے کہا: یہ آپ کیسے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے معزز بندہ ضرور بنایا ہے مگر اس نے مجھے جابر اور سرکش نہیں بنایا۔ (سنن ابن ماجه. کتاب الأطعمة)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ (تہجد کی) نماز پڑھی۔ آپؐ نے ابتداء یوں کی کہ پہلے مسواک کی، پھر وضو فرمایا، پھر نماز شروع کی۔ آپؐ نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت شروع کی اور جب بھی کوئی ایسی آیت آتی جس میں رحمت کا بیان ہوتا تو آپ رُک جاتے اور اس رحمت کے حصول کے لئے دعا کرتے اور جب بھی کوئی ایسی آیت آتی جس میں عذاب کا ذکر ہوتا تو بھی آپ رُک جاتے اور عذاب سے پناہ کی دعا کرتے۔ پھر آپؐ رکوع میں گئے اور اپنے قیام کے برابر رکوع کی حالت میں رہے۔ آپؐ رکوع میں یہ کہہ رہے تھے: سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ۔ یعنی پاک ہے وہ ذات جو جبروت اور ملکوت والی ہے اور بڑائی اور عظمت والی ہے۔ پھر آپؐ نے رکوع کے برابر سجدہ کیا۔ آپؐ اپنے سجدوں میں بھی کہہ رہے تھے: سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ۔ یعنی پاک ہے وہ ذات جو جبروت اور ملکوت والی ہے اور بڑائی اور عظمت والی ہے۔

پھر دوسری رکعت میں آپؐ نے سورۃ آل عمران پڑھی۔ پھر اس کے بعد (ہر رکعت میں) ہر بار مختلف سورت پڑھتے رہے۔ اس طرح آپ نماز ادا کرتے رہے۔

(سنن النسائی. کتاب التطبیق)

اب اس میں جو بہت لمبی لمبی سورتیں ہیں اب اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ بیان کرنے والا صحیح بیان کر رہا ہے یا واقعی اتنی لمبی سورتیں آپ پڑھا کرتے تھے۔ اور قیام کے برابر رکوع کرنا یہ بہت تعجب انگیز ہی ہے۔ اور رکوع کے برابر سجدہ کرنا تو خیر تعجب انگیز نہیں، مگر بہرحال یہ حدیث جس طرح کی تھی میں نے بیان کر دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بیت اللہ کو) بیت العتیق کا نام اس لئے دیا جاتا ہے کیونکہ اس پر کوئی جابر بادشاہ (کبھی) غالب نہیں آیا۔ (ترمذی. کتاب التفسیر. تفسیر سورة الحج)

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بیت اللہ پر کسی جابر بادشاہ کو غلبہ حاصل کرنے کی توفیق نہیں ملی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ و قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حکمران کو دعوت الی اللہ کی خاطر خطوط لکھے اور یہاں مذکور نجاشی وہ نجاشی نہیں ہیں جن کی نماز جنازہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھائی تھی۔ (مسلم. کتاب الجهاد والسیر)۔ وہ حبشہ کا نجاشی اور تھا۔ اور یہ نجاشی کی بات ہو رہی ہے۔

حضرت اسماء بنت عُمیس بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو بڑا بنا پھرتا ہے اور شیخیاں مارتا ہے مگر کبیر اور بلند شان والے خدا کو بھول جاتا ہے۔ اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو تکبر اور ظلم سے کام لیتا ہے مگر خدائے جبار و اعلیٰ کو بھول جاتا ہے۔ اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو غفلت اور لہو و لعب میں زندگی گزارتا ہے مگر قبروں کو اور دکھ و ابتلا کو بھول جاتا ہے۔ اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو فساد برپا کرتا اور سرکشی اختیار کرتا ہے، نہ اسے یہ یاد ہے کہ اس کی ابتدا کیسے ہوئی اور نہ ہی اُسے معلوم ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو دین کے مقابل پر دنیا کا طالب ہے۔ اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو دین کی بجائے شبہات کے پیچھے چلتا ہے۔ اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جو طمع اور لالچ کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جسے اُس کی خواہشات بھٹکائے پھرتی ہیں۔ اور بہت ہی بُرا ہے وہ شخص جس کو اُس کی تمنائیں ذلیل کئے پھرتی ہیں۔ (ترمذی. کتاب صفة القیامة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۔ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ ۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ﴾ (الزمر: ۶۸)۔ یعنی: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا اور قیامت کے دن زمین تمام تر اُسی کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے کبھی آگے کی طرف اشارہ کرتے، کبھی پیچھے کی طرف اور فرماتے: اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی بڑائی بیان کرتا ہے (اور فرماتا ہے کہ) میں جبّار ہوں، میں کبریائی والا ہوں، میں بادشاہ ہوں، میں کامل غلبہ والا ہوں، میں صاحبِ عزت و تکریم ہوں۔ یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خدشہ ہوا کہ کہیں یہ (منبر جوش کی وجہ سے) گر ہی نہ جائے۔ (مسند احمد بن حنبل. مسند المکثرین من الصحابة)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میرے سر پر سے زمین لپٹ کر ایک طرف ہوگی۔

اب یہ سمجھ نہیں آئی 'زمین لپیٹ کر ایک طرف ہوگی' سے کیا مراد ہے۔ مگر حدیث میں یہی الفاظ ہیں۔ ہو سکتا ہے سننے والے نے غلط سنے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے سر پر سے زمین لپیٹنے کا

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ
دعا کو ترک کرنا گناہ ہے
طالب دعا از جماعت احمدیہ ممبئی

تو کوئی مطلب سمجھ نہیں آسکتا۔

مگر مَیں کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور مجھے ہی حمد کا جھنڈا عطا کیا جائے گا مگر مَیں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور مَیں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا اور اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ اور مَیں ہی قیامت کے دن سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور مَیں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور مَیں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کے کڑے کو پکڑوں گا تو فرشتے پوچھیں گے: یہ کون ہے؟ مَیں کہوں گا: مَیں محمدؐ ہوں۔ اس پر وہ میرے لئے جنت کے دروازے کھول دیں گے۔ پھر مَیں اس میں داخل ہوں گا تو خدائے جبار کو اپنے سامنے پاؤں گا۔ مَیں اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ وہ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھالو اور بات کرو، تمہاری سنی جائے گی۔ اور کہو، تمہاری عرض قبول کی جائے گی۔ اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔ چنانچہ مَیں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری امّت، میری امّت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امّت کے پاس جا اور اُن میں سے جس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اُسے جنت میں داخل کردے۔ چنانچہ مَیں جاؤں گا اور جس کے دل میں اس قدر ایمان ہوگا اُسے جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر دیکھوں گا کہ خدائے جبار میرے سامنے ہے۔ مَیں پھر اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: اے محمدؐ! اپنا سر اٹھالو اور بات کرو، تمہاری سنی جائے گی۔ اور کہو، تمہاری عرض قبول کی جائے گی۔ اور شفاعت کرو، تمہیں شفاعت کا حق دیا جاتا ہے۔ اس پر مَیں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: میری امّت، میری امّت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امّت کے پاس جا اور اُن میں سے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اُسے جنت میں داخل کردے۔ چنانچہ مَیں جاؤں گا اور جس کے دل میں اس قدر ایمان ہوگا اُسے جنت میں داخل کردوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے گا اور میری امّت میں سے جو لوگ بچیں گے ان کو اہل نار کے ساتھ جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس پر اہل جہنم (میری امّت کے ان لوگوں کو) کہیں گے: تم تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہراتے تھے مگر تمہارا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اُس کا شریک نہ ٹھہرانا، تمہارے کسی کام نہ آیا!۔ اس پر خدائے جبار فرمائے گا: مجھے میری عزت کی قسم! مَیں ان کو آگ سے آزاد کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں ارشاد فرمائے گا تو وہ اس حال میں باہر نکلیں گے کہ آگ سے جھلس گئے ہوں گے۔ پھر وہ زندگی کی نہر میں داخل ہوں گے تو اس میں وہ اس طرح (جلد جلد) بڑھیں گے جیسے دانہ سیلاب کی مٹی میں بڑھتا ہے۔ اور اُن کی آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا کہ یہ خدا تعالیٰ کے آزاد کردہ لوگ ہیں۔ چنانچہ انہیں وہاں سے لے جایا جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اہل جنت انہیں کہیں گے کہ یہ جہنم والے لوگ ہیں۔ اس پر خدائے جبار فرمائے گا: نہیں، بلکہ یہ خدائے جبار کے آزاد کردہ لوگ ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند المکثرین)

حضرت عمرو بن مالک الجَنْبِیؒ کہتے ہیں کہ فَضَالہؓ بِن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عُبادَہ بن صَامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے گا تو آخر پر دو آدمی بچیں گے۔ ان دونوں کو جہنم میں ڈالنے کا حکم صادر ہوگا۔ اس پر ان میں سے ایک مُڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف دیکھے گا تو خدائے جبار کہے گا: اسے واپس لاؤ۔ چنانچہ فرشتے اُسے واپس لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے پوچھے گا کہ تم نے مُڑ کر کیوں دیکھا ہے؟ وہ شخص کہے گا: مجھے تو تجھ سے یہ امید تھی کہ تُو مجھے جنت میں داخل کرے گا۔ اس پر اُسے جنت میں داخل کرنے کا حکم صادر ہوگا۔ اس پر وہ شخص کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر مَیں تمام اہل جنت کو بھی اس میں سے کھلاتا رہوں تب بھی اس میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

راوی کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب یہ بات بیان فرما رہے تھے تو آپؐ کے چہرہ مبارک سے خوشی اور سرور چھلک رہا تھا۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند الأنصار)

سورۃ ابراھیم کی آیت ﴿وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ سنت اللہ ہے کہ مامور من اللہ ستائے جاتے ہیں، دکھ دئے جاتے ہیں، مشکل پر مشکل اُن کے سامنے آتی ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ ہلاک ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ نصرت الٰہی کو جذب کریں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی مکّی زندگی کا زمانہ مدنی زندگی کے بالمقابل دراز ہے۔ چنانچہ مکّہ میں تیرہ برس گزرے اور مدینہ میں دس برس۔ جیسا کہ اس آیت میں پایا جاتا ہے ہر نبی اور مامور من اللہ کے ساتھ یہی حال ہوا ہے کہ اوائل میں دکھ دیا گیا ہے۔ مکار، فریبی، دکاندار اور کیا کیا کہا گیا ہے۔ کوئی برا نام نہیں ہوتا جو ان کا نہیں رکھا جاتا۔ وہ نبی اور مامور ہر ایک بات کی برداشت کرتے اور ہر دکھ کو سہہ لیتے ہیں لیکن جب انتہا ہو جاتی ہے تو پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے دوسری قوّت ظہور پکڑتی ہے۔ اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا دکھ دیا گیا ہے اور ہر قسم کا برا نام آپ کا رکھا گیا ہے۔ آخر آپ کی توجہ نے زور مارا اور وہ انتہا تک پہنچی جیسا ﴿وَاسْتَفْتَحُوْا﴾ سے پایا جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ ﴿وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ﴾ تمام شریروں اور شرارتوں کے منصوبے کرنے والوں کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ توجہ مخالفوں کی شرارتوں کے انتہا پر ہوتی ہے کیونکہ اگر اوّل ہی ہو تو پھر خاتمہ ہو جاتا ہے!! مکّہ کی زندگی میں حضرت احدیت کے حضور گرنا اور چلّانا تھا اور وہ اس حالت تک پہنچ چکا تھا کہ دیکھنے والوں اور سننے والوں کے بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے مگر آخر مدنی زندگی کے جلال کو دیکھو کہ وہ جو شرارتوں میں سرگرم اور قتل اور اخراج کے منصوبوں میں مصروف رہتے تھے سب کے سب ہلاک ہوئے اور باقیوں کو اس کے حضور عاجزی اور منّت کے ساتھ اپنی خطاؤں کا اقرار کر کے معافی مانگنی پڑی"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲ مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۴)

علامہ فخرالدین رازیؔ سورۃ مریم کی آیت ﴿وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا﴾ (مریم: ۱۵) کی تفسیر کے تحت تحریر کرتے ہیں:

"﴿وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا﴾ لانے سے اللہ تعالیٰ کا مقصود حضرت یحییٰ علیہ السلام کی انکساری، تواضع اور نرمی کی تعریف کرنا ہے اور یہ مومنوں کی صفات میں سے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ یعنی اور اگر تو تند خو اور سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے"۔ کیونکہ عبادات کا سرچشمہ انسان کی اپنی عاجزی کا عرفان اور اپنے رب کی عظمت و کمال کی معرفت ہے اور جس نے اپنے نفس کی عاجزی کو پہچان لیا اور ربّ کے کمال کی معرفت حاصل کرلی اس کے لئے تَرَفُّع اور تَجَبُّر یعنی بڑائی اور تکبر کیسے ممکن ہے۔ (تفسیر کبیر رازی)

علامہ فخرالدین رازیؔ سورۃ مریم کی آیت ﴿وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا﴾ (مریم: ۳۳) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"اور یہ بات ملاحظہ ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس امر میں خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے اور ان کا قول ﴿وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا﴾ کا مطلب ہے اللہ نے مجھے متکبر نہیں بنایا بلکہ مَیں عاجزی اختیار کرنے والا شخص ہوں کیونکہ مَیں اپنی والدہ کا خدمت گزار ہوں، اور اگر مَیں جَبَّار ہوتا تو مَیں نافرمان اور بدبخت ہوتا۔

اور روایت کی گئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارہ میں کہا تھا "میرا دل نرم ہے اور مَیں اپنی نظر میں اپنے آپ کو حقیر پاتا ہوں۔ (تفسیر کبیر رازی)

علامہ فخرالدین رازیؔ سورۃ الشعراء کی آیت ﴿وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ﴾ (الشعراء: ۱۳۱) کی تفسیر کے تحت تحریر کرتے ہیں کہ:

"ہم اس مقام کے علاوہ دیگر کئی مقامات پر یہ وضاحت کرچکے ہیں کہ صفت "جَبَّار" جب

درخواست دعا

محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ اپنے بیٹے جاوید خان کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی، اپنی اور بھائی بہنوں کی صحت و تندرستی و دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (غلام حیدر خان معلم)

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

بندہ کے لئے استعمال ہو تو مذمت کے لئے استعمال ہوتی ہے اور اگر "جَبَّار" اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر آئے تو مدح کے لئے ہوتا ہے۔ گویا جو شخص کسی پر ناحق بڑائی کے ساتھ غالب آجاتا ہے تو اس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اس کی گرفت جَبَّار کی سی گرفت ہے .... اور اَلْجَبَّارِيَّةُ کا مطلب ہے بڑائی میں خود کو منفرد رکھنے کی خواہش۔ مختصر یہ کہ انہوں نے بڑائی کو اس پر قائم رہنے کو اور اس میں منفرد ہونے کو پسند کیا جب کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"راقم اِس رسالہ نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ سخت گرمی کے موسم میں یہ آیتِ قرآنی پڑھ کر وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ زنبور کو پکڑ لیتا تھا اور اُس کی نیش زنی سے بکلّی محفوظ رہتا تھا اور خود اِس راقم کے تجربہ میں بعض تاثیراتِ عجیبہ آیتِ قرآنی کی آچکی ہیں جن سے عجائباتِ قدرت حضرت باری جل شانہٗ معلوم ہوتے ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ۔ صفحہ ۴۰۔ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

اب یہ جو واقعہ ہے اس کو ہم نے خود بچپن میں تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خاص طور پر مجھے یہ ترکیب بتائی تھی کہ اگر یہ آیت ﴿وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ﴾ پڑھ کر بھونڈ جن کے اندر ابھی ڈنک ہوتا ہے ان کو پکڑ لیا جائے تو وہ کاٹتے نہیں ہیں۔ اور بارہا مَیں نے ایسا کیا ہے۔ ایک دفعہ نہیں بہت مرتبہ۔ کس طرح ان بھونڈوں کو پکڑا اور انہوں نے کاٹا نہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے کرشمے ہیں۔ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے بالکل اسی طرح حقیقت ہے۔

ایک الہام ہے ۲۱/اگست ۱۹۰۶ء کا:

(۱)...... "شب گزشتہ کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اِس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے۔ اور ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اِس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے۔ اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامراد رہے ہے۔ اور مَیں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو۔ کچھ نقصان نہیں کریں گے۔ اور وہ آیت یہ ہے: ﴿وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ﴾۔ پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

(۲)...... الہام ہوا: نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ . وَقَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ

(ترجمہ: رعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی۔ اور مخالفوں نے کہا: اب کوئی جائے پناہ نہیں۔)

(۳)...... قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا: صبر کر، خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔" (بدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۳۴۔ بتاریخ ۲۳/اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

❀❀ .... ❀❀❀❀ .... ❀❀

زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں۔ (حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایمان افروز

حال ہی میں خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی مکرم فرقان احمد خان صاحب آف امیٹھ (یوپی) نے اپنے گھر پر ہومیو پیتھک کلینک کھولا ہے جو احمدیہ ہومیو پیتھک کلینک کے نام سے موسوم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور پر نور کی دعاؤں سے کلینک بہت اچھا چل رہا ہے۔ اپنے بے گانے سبھی اس کلینک سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ لوگ کلینک کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور حکم خدا سے انہیں شفا بھی مل رہی ہے۔ بعض مخالفت کرنے والے بھی کلینک پر دوا لینے چلے آتے ہیں اور اس طرح انہیں تبلیغ کا موقع مل جاتا ہے۔ گاؤں کا ایک ملا جو احمدیہ مشن ہاؤس کے پیچھے اپنی مسجد میں رہتا ہے لاؤڈ سپیکر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتا اور جماعت کی برائی میں ہمیشہ پیش پیش رہتا ہے۔ اللہ نے اس کو اپنے کئے کی سزا یہ دی کہ وہ بیمار ہو گیا اور مجبوراً اسے احمدیہ کلینک میں آکر دوائی لینی پڑی۔ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر فرقان صاحب کی تبلیغی مساعی اور خدمت خلق کے کاموں میں برکت ڈالے اور دین کی اعلیٰ خدمت بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سلیم احمد سہارنپوری سرکل انچارج کشن گڑھ، راجستھان)

ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر (غانا) کے تحت سیمینار بعنوان "اسلام! امن پسند مذہب" کا انعقاد

(رپورٹ: فہیم احمد خادم)

۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء کے مشہور عام واقعہ دہشت گردی کے بعد دنیا بھر کی فضاء میں اسلام کے خلاف زہر بھرنے کی کوشش کی گئی اسلام کو دہشت گردی کا مذہب قرار دیا گیا۔ چند نام نہاد مسلمانوں کے منفی کردار کو اسلام کی طرف منسوب کیا گیا۔ اس دہشت گردی کو اسلامی جہاد کے لبادہ میں پیش کیا گیا۔ اسلام کے خلاف یہ سراسر جھوٹا پروپیگنڈا تھا۔ اسلام جیسا کہ نام سے ظاہر ہے امن کا قلعہ ہے یہ تو امن و آشتی کا پیامبر ہے۔ اسلام کا اصلی چہرہ تو بے حد حسین و جمیل ہے۔ اس حسین و جمیل چہرہ سے پردہ اٹھانے کے لئے ہم نے اپنے محدود پیمانہ پر، سکول کی سطح پر ایک سیمینار منعقد کرنے کا پروگرام بنایا جس کا عنوان تھا:

"اسلام! امن پسند مذہب"

۱۸/فروری کو دو بجے دوپہر سکول کے جملہ طلباء و اساتذہ، اسمبلی ہال میں اپنی نشستیں سنبھال چکے تھے۔ مکرم و محترم ہیڈ ماسٹر صاحب Mr.Dimbie Mumuni Issah صدرِ مجلس تھے جونہی آپ کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہوئے تو پروگرام کا آغاز کر دیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے لئے ایک طالبہ عزیزہ سکرہ آدم Sikira Adam ڈائس پر تشریف لائیں۔ آپ نے بڑی خوش الحانی سے تلاوت پیش کی۔ بعد ازاں سکول کی دو طالبات Miss Fatima Obosu اور Miss Sakeena Odoom نے Songs of Praise پیش کئے یہ پاکیزہ نغمات، حمد باری تعالیٰ، ذکر الٰہی اور درود شریف پر مشتمل تھے۔ ان نغمات شیریں کے بعد ایسارچر سرکٹ کے مشنری مکرم عبد المجید محمد صاحب ڈائس پر تشریف لائے اور طلباء سے خطاب فرمایا۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا: "اسلام! امن پسند مذہب (آنحضورؐ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں) انہوں نے بڑے دلنشیں پیرائے میں اپنے عنوان پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا اسلام کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ امن و آشتی کے داعی تھے۔ آپ نے ہمیشہ صلح اور امن کا پرچار کیا۔ زندگی بھر غیر مذاہب والوں کی عزت کرنے کا درس دیتے رہے۔ آپ نے عملاً زندگی بھر فراخ دلی کے ساتھ مذہبی رواداری کو اپنا زریں اصول ٹھہرایا دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کو گرانے سے منع فرمایا اور مذہبی بزرگوں کو ہمیشہ عزت و تکریم دینے کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد مجلس سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ طلباء نے کھل کر اسلام کے بارہ میں سوالات پوچھے۔ ان کی غلط فہمیوں کا بھرپور ازالہ کیا گیا۔ ان سوالات کے جوابات خاکسار، محترم ہیڈ ماسٹر صاحب اور محترم سرکٹ مشنری صاحب باری باری دیتے رہے۔

اس نشست کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب جو صدر مجلس بھی تھے نے "جہاد اور دہشت گردی" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ان دونوں اصطلاحوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور آپس میں دور کا بھی تعلق نہیں۔ جہاد کے اصل معنے تو اللہ کی راہ میں کوشش کرنے کے ہیں۔ خواہ یہ کوشش اور سعی، عبادت، تبلیغ، مالی قربانی کی شکل میں ہو یا دشمن کے جارحانہ حملہ سے اپنے دفاع میں تلوار وغیرہ کے استعمال کی صورت میں۔ اسلام کی جنگیں تو سراسر دفاعی تھیں۔ اسلام تو مذہب کے نام پر ہرگز جبر اور زبردستی کی اجازت نہیں دیتا۔ پس اسلام کی طرف دہشت گردی یا اس کی پشت پناہی منسوب کرنا سراسر ظلم اور ناجائز مغربی پروپیگنڈا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیمینار بے حد کامیاب رہا۔ طلباء نے اس میں کھل کر دلچسپی کا اظہار کیا۔ مکرم صدر صاحب مجلس نے اپنی تقریر کے آخر میں مختصر طور پر صدارتی ریمارکس بھی دیئے۔ اختتامی دعا کے ساتھ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ خدا کے فضل سے یہ سیمنار دو گھنٹے پندرہ منٹ جاری رہا۔ اس میں اساتذہ اور طلباء سمیت کل شرکاء کی تعداد ۲۰۰ رہی۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران مولیٰ کی جلد از جلد رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بری کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☎2370509

جماعت احمدیہ مبایعین اور غیر مبایعین کے استدلال کا حقیقت افروز تجزیہ

..... اور .....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب و مقام

قسط 6 آخری

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔

اور اتمام حجت کا علم محض خدا تعالیٰ کو ہے۔ ہاں عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ چونکہ لوگ مختلف استعداد اور مختلف فہم پر مجبول ہیں اس لئے اتمام حجت بھی صرف ایک ہی طرز پر نہیں ہوگا۔ پس جو لوگ بوجہ علمی استعداد کے خدا کی براہین اور نشانوں اور دین کی خوبیوں کو بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور شناخت کر سکتے ہیں اگر وہ خدا کے رسول سے انکار دیں تو وہ کفر کے اول درجہ پر ہوں گے۔ اور جو لوگ اس قدر فہم و علم نہیں رکھتے مگر خدا کے نزدیک ان پر بھی ان کے فہم کے مطابق حجت پوری ہو چکی ہے ان سے بھی رسول کے انکار کا مؤاخذہ ہوگا مگر بہ نسبت پہلے منکرین کے کم۔ بہر حال کسی کے کفر اور اس پر اتمام حجت کے بارہ میں فرد فرد کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ اس کا کام ہے جو عالم الغیب ہے۔ ہم اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے نزدیک جس پر اتمام حجت ہو چکا ہے اور خدا کے نزدیک جو منکر ٹھہر چکا ہے وہ مؤاخذہ لے لائق ہوگا۔ ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے ہیں اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے۔

(اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے پکارتے ہیں مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا قابل مؤاخذہ نہیں ہوگا ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم اس کی نسبت نجات کا حکم دیں اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے ہمیں اس میں دخل نہیں اور جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ یہ علم محض خدا تعالیٰ کو ہے کہ اس کے نزدیک باوجود دلائل عقلیہ و نقلیہ اور عمدہ تعلیم اور آسمانی نشانوں کے کس پر ابھی تک اتمام حجت نہیں ہوا۔ ہمیں دعوے سے کہنا نہیں چاہئے کہ فلاں شخص پر اتمام حجت نہیں ہوا ہمیں کسی کے باطن کا علم نہیں ہے اور چونکہ ہر ایک پہلو کے دلائل پیش کرنے اور نشانوں کے دکھلانے سے خدا تعالیٰ کے ہر ایک رسول کا یہی ارادہ رہا ہے کہ وہ اپنی حجت لوگوں پر پوری کرے اور اس بارہ میں خدا بھی اس کا مؤید رہا ہے اس لئے جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ پر حجت پوری نہیں ہوئی وہ اپنے انکار کا ذمہ دار آپ ہے اور اس بات کا بار ثبوت اسی کی گردن پر ہے اور وہی اس بات کا جواب دہ ہوگا کہ باوجود دلائل عقلیہ و نقلیہ اور عمدہ تعلیم اور آسمانی نشانوں اور ہر ایک قسم کی رہنمائی کے کیوں اس پر حجت پوری نہیں ہوئی یہ بحث محض فضول اور نری بکواس ہیکہ جس پر حجت پوری نہیں ہوئی وہ باوجود اس کے کہ اس نے اسلام پر اطلاع پائی انکار کی حالت میں نجات پا جائے گا بلکہ ایسے تذکرہ میں خدا تعالیٰ کی ہتک ہے کیونکہ جس قادر توانا نے اپنے رسول کو بھیجا اس کی اس میں کسر شان ہے اور نیز تخلف وعدہ لازم آتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ میں اپنی حجت پوری کروں گا پھر بھی وہ مکذبین پر اپنی حجت پوری نہیں کر سکا...... اے نادانو! جب کہ خدا نے اپنی سنت کے موافق اپنے دین قویم کی حجت پوری کر دی تو اب اس میں شبہات کو دخل دینا اور باوجود خدا کے اتمام حجت کے بیہودہ باتوں کو پیش کرنا کیا ضرورت ہے۔ اگر درحقیقت خدا تعالیٰ کے علم میں کوئی ایسا ہوگا کہ اس پر اتمام حجت نہیں ہوا تو اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے ہمیں اس بحث کی ضرورت نہیں ہاں جو اسلام سے محض بے خبر ہے اگر بے خبری میں مر جاوے جیسے نابالغ بچے اور مجانین یا کسی ایسے ملک کے رہنے والے جہاں اسلام نہیں پہنچا وہ معذور ہیں۔"

(کتاب حقیقۃ الوحی ص 184 تا 188)

جس تفصیل کے ساتھ حضور علیہ السلام نے مسئلہ کفر و اسلام پر روشنی ڈالی ہے اور ہر پہلو سے ثابت فرما دیا کہ بجز نابالغ بچوں اور مجانین یا کسی ایسے ملک کے رہنے والے جہاں اسلام اور احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا صرف وہ معذور سمجھے جائیں گے ورنہ باقی تمام خواہ وہ علی الاعلان آپ کو کافر اور مفتری قرار دینے والے ہوں یا خاموش رہ کر انکا ساتھ دیتے ہوئے آپ کو قبول نہ کرنے والے ہوں دونوں ایک ہی قسم میں داخل ہوتے ہیں اور وہ نہ صرف آپ کا انکار کرنے والے بلکہ خدا اور خدا کے رسول اور قرآن شریف کا انکار کرنے والے قرار پاتے ہیں اس طرح سوال و جواب کے رنگ میں اس مسئلہ کو کھول کر سمجھا دینے کے باوجود مولوی محمد علی صاحب کا یہ حلفیہ بیان پڑھ کر بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے جو اخبار پیغام صلح ۲۱ ستمبر ۱۹۴۴ء میں شائع شدہ بتایا جاتا ہے جس کے الفاظ درج کرتے ہوئے بھی قلم کانپتا ہے:

"میں محمد علی امیر جماعت لاہور اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قسم اٹھاتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میرے علم میں 1901ء سے لے کر 1908ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی عقیدہ تھا کہ ان کا نہ ماننے والا بھی مسلمان اور دائرہ اسلام میں ہے اور ان کا منکر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں اور میرا ابھی یہی عقیدہ 1901ء سے لے کر آج تک بر بنائے عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے۔"

(خاکسار محمد علی ۲۲ رمضان ۱۳۶۳ھ)

(پیغام صلح۔ لاہور جلد ۳۲۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۴ء ص ۵)

آخر پر یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے پروپیگنڈہ میں ایک یہ بھی الزام جماعت احمدیہ پر لگایا جاتا ہیکہ بانی جماعت احمدیہ اور خلفائے احمدیت نے بھی دیگر مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ بانی جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ صادر کرنے میں دیگر مسلمانوں کے علماء نے پہل کی۔ اور نہ صرف کفر کے فتوے لگائے بلکہ غیر مسلم حتیٰ کہ غیر مسلموں سے بدتر قرار دیا ہے احمدیوں کو اپنی مسجدوں سے ذلیل کر کے نکالا اپنے قبرستانوں سے احمدیوں کی لاشوں کو قبروں سے نکال باہر پھینکا اور منکوحہ بیویوں کو بغیر طلاق و خلع کے احمدیوں سے جدا کر کے دوسری جگہ نکاح کروا دیا گیا۔ کیا یہ سب اسلامی طریق اور اسلامی شعار تھے؟ ہرگز نہیں اب بتائیے جس حکومت کی پارلیمنٹ نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور اس حکومت کی تمام رعایا نہ صرف خاموش بیٹھ کر اس فیصلہ کی تصدیق کرتی ہے بلکہ اس ظالمانہ اور غیر شرعی فیصلہ کے مطابق پاکستان کے احمدیوں کو غیر مسلم سمجھتی ہے کیا وہ سب مسلمان قرار پا سکتے ہیں!! جب کہ بخاری اور ابوداؤد کی احادیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں ہر وہ مسلمان جو کسی دوسرے مسلمان کو کافر قرار دیتا ہے وہ خود کافر قرار پاتا ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق فرمائی ہے کہ مجھ کو اور میری جماعت کو کافر قرار دینے والے اور کافر قرار دینے والوں کی ہاں میں ہاں ملانے والے خود کافر قرار پاتے ہیں۔ تو اس میں کون سی قابل اعتراض بات ہے چنانچہ اسی کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے 20 کروڑ مسلمان اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا حالانکہ ہماری طرف سے کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں اور نادان لوگ ان فتوؤں سے ایسے ہم سے متنفر ہو گئے کہ ہم سے سیدھے منہ سے کوئی نرم بات کرنا بھی ان کے نزدیک گناہ ہو گیا۔ کیا کوئی مولوی یا اور کوئی مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتویٰ کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں ورنہ وہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگائیں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔ اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دل آزار ہے ہر ایک عقل مند سوچ سکتا ہے اور پھر جب کہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعہ سے کافر ٹھہرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہو گئے (یعنی بمطابق حدیث نبوی۔ ناقل) کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے تو اس صورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا کہ بموجب انہیں کے اقرار کے ہم ان کو کافر کہتے۔

(حقیقۃ الوحی ص 121-120 مطبوعہ 1907ء)

پیشگوئی اِسْمُهٗ اَحْمَدُ

قران کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (سورۃ صف آیات 7-8)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔پس جب وہ کھلے کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

غیر مبائعین کا یہ استدلال ہے کہ ان آیات میں احمد سے مراد صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا ہے۔''

(ازالہ اوہام جلد دوم ص 673 روحانی خزائن جلد 3 ص 463)

اسی طرح اعجاز المسیح میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اور عیسیٰ نے کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ الا یہ اور آخرین منھم والی جماعت اور انکے امام کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ اسمہ احمد کہہ کر صریح طور پر اس امام کا نام بھی بتا دیا ہے اور اس مثال میں (یعنی کزرع اخرج شطأہ میں جو قرآن کریم میں مذکور ہوئی ہے۔حضرت عیسیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور نرم و نازک پودے کے مشابہ ہوگا۔سخت چیز سے مشابہت نہیں رکھتا ہوگا۔پھر منجملہ قرآنی لطائف کے ایک یہ نکتہ ہے کہ احمد نام کا تو عیسیٰ کی پیشگوئی میں ذکر کیا ہے اور محمد کا حضرت موسیٰ کی پیشگوئی میں۔تاکہ پڑھنے والوں کو یہ نکتہ معلوم ہو جائے کہ جلالی نبی یعنی حضرت موسیٰ نے ایسا نام پیشگوئی میں اختیار کیا جو اس کے اپنے حال کے موافق تھا یعنی محمد جو جلالی نام ہے۔اور اسی طرح حضرت عیسیٰ نے اسم احمد کی پیشگوئی میں ظاہر کیا جو جمالی نام ہے۔کیونکہ حضرت عیسیٰ جمالی نبی تھے اور قہر و قتال سے انہیں کچھ حصہ نہیں دیا گیا تھا۔خلاصہ کلام یہ کہ (موسیٰ و عیسیٰ میں سے) ہر ایک نے اپنے مثیل تام کی طرف اشارہ کیا۔اس نکتہ کو یاد رکھو کیونکہ یہ تمام اوہام سے نجات دینے والا ہے۔اور جلال اور جمال دونوں کو خوب واضح کرتا ہے۔اور پردہ اٹھا کر اصل حقیقت دکھا دیتا ہے۔اور جب تم اسکو تسلیم کر لوگے اور اسے مان لوگے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں داخل ہو کر ہر ایک دجال سے بچ جاؤ گے اور ہر ایک گمراہی سے نجات پا جاؤ گے۔''

(اعجاز المسیح صفحہ 126-125 روحانی خزائن جلد 18 ص 128-127)

پھر حضرت اقدس نے اخبار الحکم میں بھی لکھا ہے:

''یہ لوگ بار بار پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم میں کہاں نام آیا ہے ان کو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ نے میرا نام احمد رکھا ہے۔......احمد نام پر بیعت لیتے ہیں......کیا یہ نام قرآن شریف میں موجود نہیں۔''

(الحکم 17 اکتوبر 1905 ص 10)

پس ان واضح تحریرات سے ثابت ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسمہٗ احمد کی پیشگوئی کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔اسی طرح سورۃ جمعہ کی پیشگوئی میں جو آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا وعدہ دیا گیا ہے اس کے مصداق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔مسئلہ نبوت کی بحث میں اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔یہ معرفت کے نکات ہیں جنکو تقویٰ اور بصیرت کے نور سے دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

خود مولوی محمد علی صاحب نے بھی قادیان کے زمانہ میں جب آپ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے لکھا تھا کہ:

''مرزا غلام احمد کون ہیں؟ اس سوال کا جواب ہم قرآن کریم کے الفاظ میں دیتے ہیں

يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔

(ریویو جلد نمبر 12 ص 236)

مگر قادیان سے جانے کے بعد مولوی صاحب موصوف نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں لکھ دیا ہے کہ احمد سے مراد صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(دیکھو بیان القرآن تفسیر سورہ صف جلد سوئم)

آخر پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مسئلہ نبوت کے بارہ میں مسئلہ خلافت کے بارہ میں مسئلہ کفر و اسلام کے بارہ میں سورہ جمعہ اور سورہ صف کی پیشگوئیوں کے مصداق کے بارہ میں مسیح ناصری کی بن باپ پیدائش کے بارہ میں اور صرف عقائد ہی نہیں بلکہ اعمال میں بھی مثلاً غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے وغیرہ امور کے متعلق یہ دیکھنے کی بجائے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کیا کہا اور کیا لکھا ہے یا مولوی محمد علی صاحب نے کیا کہا اور کیا لکھا ہے، مقدم طور پر یہ دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق کیا لکھا اور کیا سمجھایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو سلطان القلم قرار دیا ہے آپ نے خود فرمایا ہے کہ مجھے قرآنی حقائق و معارف کا معجزہ دیا گیا ہے۔یہ ہو نہیں سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی مسئلہ کو مبہم اور تشنہ چھوڑ دیا ہو۔بلکہ قرآن کریم کے اسلوب پر آپ پھیر پھیر کر مختلف انداز میں اپنے مطالب کو سمجھانے کی صلاحیت رکھتے تھے اور آپ نے خوب سمجھا دیا ہے۔لیکن اس میدان میں بہت احتیاط سے قدم رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ماموریں کے کلام میں بعض محکمات ہوتے ہیں اور بعض متشابہات ہوتے ہیں۔ٹھوکر ہمیشہ انہی کو لگنے کا خدشہ رہتا ہے جو محکمات کی شاہراہ کو چھوڑ کر متشابہات کی تنگ گلیوں میں بھٹک جاتے ہیں اس لئے ہمیشہ متشابہات کو محکمات کے تابع کر کے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جب نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی قسم کھا کر اعلان فرمایا کہ میں نبی ہوں اور بار بار مخالفین کو فرمایا کہ میری صداقت کو منہاج نبوت کے معیار پر پرکھنے کی کوشش کرو اور بارش کی طرح نازل ہونے والے تائیدات الٰہیہ اور نشانات صداقت کے بارہ میں یہاں تک فرمایا کہ ہزار نبی کی صداقت ان نشانات سے ثابت ہو سکتی ہے۔اس کے باوجود محدثیت، جزئیت، ناقصیت اور مجازیت کی بحثوں میں الجھنے اور دوسروں کو الجھانے کی کوششوں میں لگے رہنا کہاں تک درست ہے؟

اسی طرح جب نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ امت محمدیہ کے آخری دور میں پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ شروع ہونا یقینی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ کی بشارت دیتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کی مثال دے کر جماعت احمدیہ میں بھی شخصی خلافت کے قیام کی خبر دی اور یہ فرمایا کہ یہ قدرت آنہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔اور پھر اکابرین سلسلہ اور جملہ حاضر افراد جماعت خلافت اولیٰ کے انتخاب پر متفق ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ رسالہ الوصیت میں مندرج فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق ہم نے خلافت کی بیعت کی ہے اور چھ سال تک حضرت مولینا نور الدینؓ کو بحیثیت خلیفۃ المسیح الاولؓ قبول کیا۔لیکن آپ کے وصال کے بعد خلافت کی ضرورت سے منکر ہو جانا اور پھر اپنے اس خیال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے درست ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہاں تک درست ہے؟

اسی طرح نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ بتا رہے ہیں کہ کسی بھی نبی کی بعثت کے بعد تین طبقات سامنے آتے ہیں یا تو اس نبی پر ایمان لاکر مومن کہلاتے ہیں یا انکار کر کے کافر کہلاتے ہیں یا پھر کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہونے والے منافق کہلاتے ہیں۔

جب یہ ثابت ہو چکا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں اور ایمان جو گویا ثریا ستارے پر جا پہنچا تھا اس کو از سر نو دنیا میں قائم کرنے کیلئے بھیجے گئے ہیں۔(خواہ جس قسم کا بھی نبی کہہ لو) آپ کا ماننا ضروری ہے یا نہیں۔اگر ضروری ہے اور یقیناً ضروری ہے تو پھر آپ کے ماننے والے مومن اور نہ ماننے والے کافر کہلائیں گے۔اور کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہونے والے منافق کہلائیں گے۔چوتھا طبقہ اس کے علاوہ کوئی ہے نہیں۔

اب رہا یہ امر کہ مسلمانوں میں سے حضور علیہ السلام کا انکار کریں گے وہ کس قسم کے کفر کے مرتکب ہوں گے یہ الگ بحث ہے لیکن حضور علیہ السلام نے حتمی طور پر فرمادیا ہے کہ ہم ظاہر پر فتویٰ لگا سکتے ہیں۔ دلوں کا حال اللہ جانتا ہے اس لحاظ سے انکار کرنے والے خواہ انفرادی طور پر ان پر حجت پوری ہوسکی یا نہ ہو سکی قابل مؤاخذہ ہوں گے......اس کے باوجود یہ کہنا کہ کسی کلمہ گو کو کافر کہنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء کے خلاف ہے کہاں تک درست ہے۔جب کہ خدا تعالیٰ کی وحی انہیں کافر قرار دے رہی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الہاماً یہ آیت نازل فرمائی:

يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران:56)

اب دیکھئے یہاں جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں دو گروہوں کا ذکر فرمایا گیا ہے ایک گروہ وہ ہے جس نے آپ کی پیروی کی اور دوسرا گروہ ہے الذین کفروا یعنی جنہوں نے کفر کیا۔اور اللہ تعالیٰ آپ کو یہ بشارت دے رہا ہے کہ تیرے متبعین تیرے منکروں یعنی کافروں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں:

''پس اس آیت کو دوبارہ میرے لئے اور میری جماعت کیلئے نازل کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مقدریوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہوتے جائیں گے اور تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہوتے جائیں گے یا نابود ہو جائیں گے جیسا کہ یہود گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 74 روحانی خزائن جلد 21 ص 95-94)

حضور علیہ السلام نے کھول کر بتا دیا کہ یہاں الذین کفروا میں وہ فرقے مراد ہیں جنہوں نے آپ کو قبول نہیں کیا اور اس جماعت سے باہر رہے وہ یہودیوں کی طرح دن بدن کم اور نابود ہوتے جائیں گے۔یعنی اکثریت ان کی جماعت احمدیہ میں داخل ہوتی چلی جائے گی۔جیسا کہ حضور علیہ السلام کے ایک انگریزی الہام میں یہ بشارت بھی دی جا چکی ہے:

I shall give you a large party of Islam.

ان غیر مبہم وضاحتوں کے باوجود یہ کہنا کہ مرزا محمود احمد صاحب نے حضور علیہ السلام کی منشاء کے خلاف

باقی صفحہ ( ) پر ملاحظہ فرمائیں

شاعر خوش نوا

ثاقب زیروی مرحوم

آپ کا اصل نام چودھری محمد صدیق تھا لیکن ثاقب زیروی کے نام سے شہرت پائی۔آپ کے والد حضرت حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جو زیرہ ضلع فیروز پور کے ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں 1905ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور احمدیت کیلئے خاندانی جاگیر اور جاہ و حشمت کی قربانی دے دی۔

محترم ثاقب زیروی صاحب کی پیدائش اندازاً 1918ء کی ہے۔1934ء میں آپ نے میٹرک پاس کیا۔اس کے بعد ادیب فاضل، منشی فاضل اور بی اے بھی کیا۔میٹرک کے بعد ٹائپ و شارٹ ہینڈ سیکھ کر آپ نے سیشن کورٹ میں ملازمت کی اور 1937ء میں ملازمت ترک کر دی اور لاہور آ گئے۔ یہاں احسان دانش کے رسالہ ''گنجینۂ اردو'' کے نائب مدیر مقرر ہوئے۔دو سال بعد رسالہ بند ہو گیا تو 1939ء میں کوآپریٹو میں ملازمت کر لی۔

جماعتی خدمات

1945ء میں آپ قادیان گئے (قادیان اکثر تعطیلات میں جایا کرتے تھے) تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ سنا جس میں آپ نے وقف کی تحریک کی تھی چنانچہ آپ نے وقف کی درخواست دے دی۔1946 میں آپ کا وقف منظور ہو گیا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو صحافت کی عملی ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے برصغیر کے عظیم صحافی اور روزنامہ انقلاب لاہور کے ایڈیٹر جناب عبد المجید سالک کے پاس بھجوایا جہاں دو سال تک ٹریننگ لی۔قیام پاکستان کے بعد آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحافت کی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد رپورٹ دی۔تقسیم ہند کے بعد حالات یکسر بدل چکے تھے۔حضورؓ نے آپکو اپنا پریس سیکرٹری مقرر کیا۔اس کے علاوہ آپ روزنامہ الفضل اور بعض دوسرے دفاتر کے ساتھ بھی منسلک رہے۔1952ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے رسالہ 'لاہور' جاری کیا۔

لاہور کی جماعت میں آپکو نمایاں خدمات کی توفیق ملی ہے۔اپنی تحریروں کے علاوہ جماعت کی ایسی خاموش خدمت کی بھی توفیق ملی جس کے اظہار کیلئے الفاظ ناکافی ہیں۔وفات کے وقت آپ جماعت لاہور کے سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔

جلسہ ہائے سالانہ پر نظم خوانی کا اعزاز

آپ کو جلسہ ہائے سالانہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام سالہا سال تک پڑھنے کا اعزاز حاصل ہے۔اس کے علاوہ آپ اپنی نظمیں بھی مسحور کن مترنم آواز میں سنایا کرتے۔آپ نے 1939ء کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر جماعتی اجتماعات سے نظم خوانی کا آغاز کیا اور نصف صدی تک یہ سلسلہ جاری رہا آپ کو جلسہ سالانہ قادیان، ربوہ اور لنڈن میں نظم خوانی کا اعزاز حاصل ہے۔

آپ کی صحافت

آپ نے اپنی صحافتی زندگی کا آغاز تو 1937ء میں کر دیا تھا جب احسان دانش کے رسالے ''گنجینہ اردو'' کے آپ نائب مدیر تھے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر آپ نے تقریباً دو سال تک جناب عبد المجید سالک صاحب کے پاس رہ کر عملی ٹریننگ لی اور ایک منجھے ہوئے صحافی کے طور پر اپنے آپ کو دوران ٹریننگ ہی منوا لیا جس کا اظہار جناب سالک صاحب نے بھی کیا۔1952ء سے 2002ء تادم آخر پچاس سال تک ہفت روزہ لاہور کی ادارت کر کے آپ نے اپنے صحافتی جوہر دکھائے آپ کے زوردار اداریے، حقائق پر مبنی شذرات، تاریخی حوالوں سے آراستہ مضامین، ادب کے شہ پارے، تنقید کے شاہکار آپ کی یادگار کے طور پر رسالہ 'لاہور' میں محفوظ ہیں ہفت روزہ لاہور سولو جرنلزم (ایک رکنی صحافت) کا مظہر تھا۔جس میں آپ کئی قلمی ناموں مثلاً راہ گیر، ابن سہیل، ابو طاہر فارانی، مولانا صدیق الحسن نعمانی وغیرہ سے بھی لکھتے تھے۔ریڈیو پاکستان سے ایک عرصہ تک آپ کے سیاسی تبصرے نشر ہوتے رہے۔

آپ کی شاعری

جناب سالک کے اخبار 'انقلاب' میں آپ کی غزلیں نظمیں آغاز جوانی سے ہی چھپنی شروع ہو گئی تھیں۔جماعتی اخبارات و جرائد میں آپ کا کلام نصف صدی سے اشاعت پذیر ہوتا رہا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ ریڈیو پاکستان کے مشاعروں اور ملک کے اہم مشاعروں کی جان ہوا کرتے تھے۔ پاکستان ٹیلی ویژن پر بھی آپ نے مشاعروں میں شرکت کی۔ہندوستان اور مشرقی پاکستان کے مشاعروں میں بھی آپ بلائے گئے۔آپ ادبی حلقے میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔1974ء کے بعد آپ پر سرکاری میڈیا کا دروازہ بند کر دیا گیا۔لیکن ملک کے ادبی حلقے آپ کی شاعری کے ہمیشہ ہی معترف رہے اس سلسلہ میں 20 نومبر 1999 کو لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں آپ کے اعزاز میں ادارہ تعمیر نو لاہور کی جانب سے ایک تقریب ہوئی جس کی صدارت جناب احمد فراز نے کی اور چوٹی کے شعراء اور دانشوروں نے آپ کے بارہ میں مضامین پیش کئے۔ان میں جناب منو بھائی، محترمہ کشور ناہید صاحبہ، جناب احمد سعید کرمانی، اور راجہ غالب احمد صاحب شامل تھے۔ تقریب میں جناب احمد فراز نے کہا کہ ثاقب صاحب جیسے لوگ شخصیتیں نہیں یہ تہذیبیں ہوتی ہیں۔ان کی حفاظت کرنا ضروری ہوتا ہے۔آپ کے متعدد شعری مجموعے منصۂ شہود پر آ چکے ہیں۔

خدام الاحمدیہ نے قیام پاکستان سے قبل '**ہمارے نغمے**' کے عنوان سے آپ کا ایک کتابچہ شائع کیا۔ایک مجموعہ '**ماہ کامل**' کے نام سے شائع ہوا۔ دوسرے مجموعوں میں دور خسروی، شہاب ثاقب، نوید منزل، اور تازہ مجموعہ نعت ''**آہنگ حجاز**'' شائع ہوا ہے۔

مقدمات

آپ کو ملکی قوانین کے تحت تو ہر دور میں ہی کئی مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ جماعت کے خلاف جاری آرڈیننس کے حوالے سے بھی متعدد مقدمات سے گزرنا پڑا۔خصوصاً 1974ء اور 1984ء کے آرڈیننس کے بعد بے انتہاء مشکلات کا سامنا کرتے رہے۔

اولاد و پسماندگان

آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔جن کی تفصیل یہ ہے:

1) مکرم طاہر محمود صاحب زونل چیف نیشنل بنک آف پاکستان بہاولنگر۔آپ کی اہلیہ محترمہ نعیمہ سلہری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور ہیں اور معروف مقررہ ہیں۔

2) مکرم ظاہر فاروق صاحب مقیم کینیڈا بزنس مین ہیں۔

3) مکرم انور مسعود احمد صاحب ایم ایس سی فزکس لاہور میں الیکٹرانکس کے شعبہ سے منسلک ہیں۔

4) مکرم یاسر منصور احمد صاحب پرنٹر و پبلشر ہفت روزہ لاہور۔

محترم ثاقب زیروی صاحب کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں۔آپ کے ایک بھائی مکرم محمد اقبال صاحب تو جواں عمری میں ہی وفات پا گئے تھے جبکہ دوسرے بھائی مکرم محمد بشیر زیروی صاحب مرحوم آف لاہور کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔آپ کی ایک بہن محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نیاز الدین صاحب سلہری مرحوم لاہور بقید حیات ہیں اور جماعتی خدمت کی توفیق پاتی رہی ہیں۔

محترم ثاقب زیروی صاحب کی شخصیت محنت، تنظیم، وقف اور جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ وابستگی اور سچی وفاداری رکھتے تھے اور آپ نے ساری عمر اس امانت کی حفاظت کیلئے گزار دی اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے۔آپ ایک نڈر، غیرت مند اور با اصول آدمی تھے اور اس کیلئے آپ نے کبھی اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔آپ کے اعلیٰ حکومتی اور سیاسی شخصیات کے ساتھ گہرے تعلقات رہے لیکن کبھی کسی سے اپنی ذات یا اولاد کیلئے مفاد حاصل نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ محترم ثاقب زیروی صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز آپ کی اولاد میں بھی وہی جذبہ اور حصول مقصد کا جنون پیدا کرے جو محترم ثاقب زیروی صاحب میں تھا۔صحافتی اقدار کا علم بردار آج اگرچہ آسودہ خاک ہے مگر پچاس سالہ رسالہ لاہور کی تحریروں میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

﴿اورنگ زیب﴾

ہندو کش یا ہندو نواز؟

مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب استاذ جامعۃ المعلمین قادیان

اورنگ زیب عالمگیر مغلیہ سلطنت کے ایک ایسے بادشاہ گزرے ہیں جن کی شخصیت اور عہد سلطنت پر متعدد الزامات عائد کئے جاتے ہیں اور ان کی سیرت کے چہرہ کو بہت ہی ناپاک بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ایسا بیان کیا جاتا ہے کہ اورنگ زیب نے غیر مذاہب پر بے انتہا مظالم کئے اور ان کے عام انسانی حقوق کی پامالی کی گئی۔ اورنگ زیب کے اس دور کو بعض مصنفین Dark period کا نام دیتے ہیں لیکن حقیقت اس سے مختلف ہے۔ یہ الزامات جو اورنگ زیب پر عائد کئے جاتے ہیں غلط ہیں اور غلط روایات پر مبنی ہیں جن کی مختصر تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔

پیدائش و تعلیم

اورنگ زیب عالمگیر کا نام شہزادہ اورنگ زیب تھا اور آپ ارجمند بانو ممتاز محل کے بطن سے ۱۵ ذیقعد ۱۰۲۷ھ کو بروز یکشنبہ گجرات میں پیدا ہوئے۔

بچپن میں آپ کو مختلف جید علماء کے ذریعہ بہترین تعلیم دلوائی گئی۔ بچپن سے ہی نیک اور سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے اور علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ اورنگ زیب نے تفسیر و علم حدیث پر اچھی طرح عبور حاصل کیا اور وہ دینی علوم کے بہترین عالم تھے اور ترکی بھی جانتے تھے اس کے علاوہ ہندی بھی اچھی بول لیتے تھے۔

عبدالمغنی لکھتے ہیں:-

''اس کے علم و وسعت اور گہرائی قاموسی حدود تک پہنچی ہوئی تھی اس کے حافظے کی قوت کا عالم یہ تھا کہ اس نے بادشاہ ہونے کے بعد پختہ عمر میں اور تمام مشاغل کے درمیان صرف ایک سال کے اندر پورا قرآن مجید حفظ کر لیا۔ تفسیر، حدیث، فقہ، علم، کلام اور فلسفہ و تصوف وغیرہ سبھی علوم و مضامین پر اورنگ زیب کو دسترس تھی۔ وہ برابر عمدہ اور نادر کتابیں تلاش کر کے پڑھتا رہتا تھا اور امام غزالی کی تصانیف سے اس کو خاص شغف تھا۔ وہ ایک بڑا خطاط اور انشاء پرداز بھی تھا۔ اس کی ماہرانہ خوش نویسی کا نمونہ اس کے لکھے ہوئے قرآن کے نسخے ہیں۔ اور اس کی زبردست انشاء پردازی اس کے مشہور زمانہ رقعات سے عیاں ہے۔ اس کا شمار بلا تأمل فارسی نثر کے بہترین ادیبوں میں کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اسے رسمی شاعری سے دلچسپی نہیں تھی مگر اچھے اشعار کا ذوق اسے اس حد تک تھا کہ اس نے اپنے رقعات میں جا بجا عمدہ اشعار کے حوالے دئے ہیں۔

(اورنگ زیب علیہ الرحمہ ص 42)

الزامات کی حقیقت

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اورنگ زیب میں بے انتہاء خوبیاں تھیں لیکن اسکی ساری اچھائیوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور غلط روایتوں پر اور جھوٹی کہانیوں پر غلط بے بنیاد الزامات کی ایک دیوار تعمیر کر دی گئی ہے۔ اور یہ فیصلہ دے دیا گیا ہے کہ اورنگ زیب ایک متعصب ہندو کش اور بُت شکن تھا۔ مولانا شبلی نے کیا خوب کہا ہے:

''انہیں لے دے کے ساری داستاں میں یاد ہے اتنا
کہ اورنگ زیب ہندو کش تھا ظالم تھا ستم گر تھا''

دراصل اورنگ زیب پر الزامات عائد کرنے والوں میں سب سے بڑا رول انگریز مصنفین نے ادا کیا ہے۔ اورنگ زیب کی وفات کے بعد جلد ہی انگریز ہندوستان پر قابض ہو گئے لیکن مغلوں کے آٹھ سو سالہ عظیم دور نے ہندوستانیوں پر اپنے عدل و انصاف و تہذیب و تمدن کی انمٹ چھاپ چھوڑی تھی۔ اور انہیں اعلیٰ اقدار عطا کیں تھیں۔ عیسائیوں کو تو ویسے ہی مسلمانوں سے بغض تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ خیال کیا کہ اگر جلد ہی ہندوستانیوں میں فتنہ و فساد کے بیج نہ بوئے گئے تو بغاوت ہو سکتی ہے۔ اس لئے ایک مکمل منصوبے کے تحت اسلامی ہندوستان کی تصویر بگاڑ کر پیش کی جانے لگی۔ اور اسلامی سلاطین کو انتہائی ظالم بنا کر لوگوں کو پیش کیا جانے لگا۔ اس سلسلہ میں اورنگ زیب ان کا خاص نشانہ بنے۔ انگریز مصنفین نے اورنگزیب کی ایک بھیانک شکل اہل ملک کے سامنے پیش کی اور اسے ہندو مذہب کا دشمن بتایا اور لوگوں کے درمیان ایک خلیج حائل کر دی۔ انہوں نے پھوٹ ڈالو راج کرو والی پالیسی اپنا کر اتفاق و اتحاد کی تمام آرزوؤں کا خون کر دیا۔

اورنگ زیب سے قبل مغلیہ سلطنت کا جو سکہ رائج تھا اس کے ایک طرف کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ لکھا ہوتا تھا اورنگ زیب نے اس رواج کو ختم کیا اور کلمہ طیبہ لکھوانا بند کر دیا۔

معترضین اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ یہ سکہ مشرکین یعنی ہندوؤں کے ہاتھوں میں آتا تھا اور اسے اورنگ زیب کلمہ کی ہتک خیال کرتا تھا اس لئے اس نے ایسا کیا۔ حالانکہ یہ وجہ بالکل غلط ہے اس نے ایسا اس لئے کیا کیونکہ یہ سکہ پیروں تلے آتا ہے اور زمین پر گرتا ہے اور پھینکا بھی جاتا ہے اس وجہ سے اورنگ زیب کو یہ بالکل اچھا نہ لگا کہ اللہ اور اسکے رسول کے نام کی ہتک ہو۔ اس لئے اس نے لا الٰہ الا اللہ لکھنا بند کروا دیا۔

اب دیکھئے معمولی سے واقعہ کو کس انداز سے پیش کیا گیا۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں جن کو غلط انداز میں پیش کر کے فتنہ و فساد کے بیج بو دئے گئے۔

عالمگیر پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان میں سب سے بڑا الزام بلکہ مجموعہ الزام یہی ہے کہ وہ ہندوؤں سے نفرت کرتا تھا اس نے ہندوؤں کو ملازمت سے یک حکم برطرف کر دیا اور ان کے مذہبی میلے ٹھیلے موقوف کرا دئے۔ ان کی درسگاہیں بند کر دیں ان پر جزیہ لگایا گیا۔ وغیرہ۔

ان الزامات کی بنیاد اکثر یوروپین مؤرخین ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ مختص الحال واقعات کو مخالفین نے عام کر کے غلط نتائج نکالے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اورنگ زیب نے ہندوؤں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ درج ذیل حوالہ اس بات کی صاف طور پر عکاسی کرتا ہے:

''عہد عالمگیری میں امرائے ہندو کے ساتھ زیادہ فیاضانہ برتاؤ کیا گیا۔ راجہ ساہو جی کو راجگی کا خطاب ملا۔ اور منصب ہفت ہزاری مرحمت ہوا۔ سبھاجی پسر سیوا جی اور نتھو جی داماد سیوا جی کے منصب بھی پنج ہزاری تھے...... اس کے علاوہ مرہٹہ قوم کو منصب دینے میں کبھی کمی نہیں کی گئی۔''

(وقائع عالمگیر از چودھری نبی احمد سندیلوی ص 141-142)

اس کے علاوہ بے شمار ایسے ہندو تھے جو اورنگ زیب کے زمانہ میں متعدد اہم عہدوں پر فائز رہے۔ علامہ شبلی نے ایک پوری فہرست ان اسماء کی مع ان کے عہدوں کے اپنی کتاب ''اورنگ زیب ایک نظر میں'' درج کی ہے۔

وقتی طور پر بعض ہندو حکام کو برطرف کیا گیا تھا اس کی وجہ علامہ شبلی اس طرح بیان کرتے ہیں:

''اکبر نے جو پالیسی قائم کی اس نے ہندوؤں کو تخت سلطنت پر شریک بنایا لیکن بایں ہمہ چونکہ اکبر کی حکومت اور جبروت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا ہندوؤں نے اپنی حد سے آگے قدم نہیں بڑھایا۔ جہانگیر کی نرمی اور سرمستی نے انکو جرأت دلائی اور اب انکی خودسری کے جوہر چمکنے لگے تھے۔ جہانگیر کے اشارے سے نرسنگھ دیو بندیلہ نے جہانگیر کے ولی عہدی کے زمانہ میں ابوالفضل کو دھوکے سے قتل کر دیا تھا اور اسکا مال و اسباب اور شاہی خزانہ جو ساتھ تھا لوٹ لیا...... نرسنگھ نے خاص اسی روپئے سے جو ابوالفضل کی غارت گری سے ہاتھ آیا تھا بت خانے کی تعمیر کی۔''

(اورنگ زیب ایک نظر میں ص 55)

اس کے علاوہ اب ہندوؤں نے اعلانیہ مسلمانوں پر تعدی اور ظلم شروع کر دیا تھا اور وہ مسلمان عورتوں سے جبراً شادی کرنے لگے تھے۔ اور مسجدوں کو توڑ کر اپنی عمارتوں میں داخل کر لیتے تھے۔ ان وجوہات کے پیش نظر ۱۰۸۲ھ میں اس نے یہ حکم دیا تھا کہ صوبہ داروں اور تعلقداروں کے پیشکار اور دیوان نیز محلات خالصہ کے مالگزاری وصول کرنے والے ہندو نہ مقرر کئے جائیں۔ چنانچہ خافی خان لکھتا ہے:

''صوبہ داران و تعلقہداران پیشکاران و دیوانیان ہنودرہ برطرف نمودہ مسلمانان مقرر نمائندہ کردری محلات خالصہ مسلمانان ے نمودہ باشند۔''

(خافی خاں حالات عالمگیری ص 252)

(منقول از عالمگیر ایک نظر میں ص 53)

لیکن یوروپین مؤرخین نے اپنی عادت کے مطابق اس واقعہ کو بدل دیا اور اس کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا کہ اورنگ زیب نے تمام ہندوؤں کو یک قلم برطرف کر دیا۔ حالانکہ حقیقت کیا ہے آپ ملاحظہ کر چکے ہیں: واللہ اعلم۔

اورنگ زیب کا کردار

اورنگ زیب جتنے اچھے کردار کا مالک تھا اس کا اعتراف غیر مصنفین نے بھی کیا ہے۔ پس ایسا بادشاہ جو اتنے بہترین اخلاق رکھنے والا ہو کس طرح انسانیت کے خلاف اتنے سنگین قدم اٹھا سکتا ہے۔ وہ تو ایسا عظیم بادشاہ تھا کہ اسے ولی اللہ کہنا چاہئے۔ اس نے ساری زندگی فقیرانہ و زاہدانہ بسر کی۔ اپنے ہاتھ سے کام کرتا تھا اور روزی روٹی کماتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب وہ وفات پانے لگا تو اس نے کہا میری قبر پر کسی طرح کا کوئی محل تعمیر نہ کیا جائے۔ میری اپنی ہاتھ کی کمائی کے روپیوں سے ایک کتبہ لگ سکتا ہو تو لگا دینا۔ پس آج بھی اس کا مزار اس کی عظمت کا گواہ ہے۔

''عالمگیر کے مزاج میں متانت اور سنجیدگی تھی۔ کبھی نامناسب لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلا تھا۔ رحیم اور شفیع النظر تھا۔ خطا بخش اور جرم پوش تھا اور انصاف کا دریا اعظم، اہل کمال کا قدرداں، لوگوں سے اخلاق سے پیش آتا، لہو و لعب سے محترز اور زاہدانہ زندگی بسر کرنے والا تھا اس نے زبان قادر الکلام پائی تھی اس کی تحریریں دیکھ کر لوگوں کو تعجب آتا ہیکہ جس طرح اورنگ زیب سلطنت زیر قدم رکھتا تھا اس طرح کشور سخن، زیر قلم برجستہ اشعار کا حوالہ دیتا تھا۔''

(وقائع عالمگیر ص 156)

اورنگ زیب کبھی بھی عیاشی میں نہ پڑا وہ جانتا تھا کہ اگر بادشاہ کا اخلاق گر گیا تو قوم کا کیا حال ہوگا اس نے نہ کبھی خود نشہ کیا اور نہ کبھی یہ پسند کیا کہ اس کی قوم اس لعنت میں پڑے لہذا اس نے اپنے دور حکومت میں نشے کا استعمال بالکل بند کر دیا۔ اس کے علاوہ اس نے بہت سے ایسے کارنامے کئے جو اس کو ہمیشہ تاریخ میں زندہ جاوید رکھیں گے۔

اب آخر میں ہم ایک بہت اہم حوالہ دے کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ ڈاکٹر اوم پرکاش پرساد نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ''اورنگ زیب ایک نیا زاویہ نظر'' اس کتاب کے مندرجہ ذیل بیانات لائق مطالعہ ہیں:

''اپنی حکومت کے ابتدائی زمانہ میں ہی اورنگ زیب نے شریعت کے حکم کے مطابق ہندوؤں، یہودیوں، اور عیسائیوں کے مندروں اور گرجا گھروں کا احترام کیا۔ اس نے ایک قانون بنایا کہ کوئی پرانا مندر منہدم یا مسمار نہ کیا جائے۔ نئے مندروں کی تعمیر پر تو اس نے پابندی لگائی لیکن پرانے مندروں کی مرمت کی نہ صرف اجازت ہی دی بلکہ اس مقصد کیلئے

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

اورنگ زیب نے چترکوٹ میں بالا جی کا مندر بنوایا تھا

کٹر مسلم، مورتیوں کو توڑنے اور مندروں کو گرانے کی اپنی پہچان کے خلاف مغل بادشاہ اورنگ زیب نے اتر پردیش کے چترکوٹ ضلع میں بالا جی کا ایک عظیم الشان مندر بنوایا تھا اور اس میں بھوگ کی رسم کیلئے مستقل طور پر ملتی رہنے والی رقم کا انتظام بھی کروایا تھا۔ جو آج بھی سرکاری امداد کے طور پر بدستور جاری ہے۔ اورنگ زیب نے آج سے 319 سال پہلے بنے اس مندر میں راج بھوگ اور پوجا کیلئے ضروری رقم کے انتظام کیلئے آٹھ گاؤں کی 330 بیگھہ زمین اور سرکاری خزانہ سے ایک روپیہ ہر روز دینے کا فرمان جاری کیا تھا۔ بادشاہ کے ذریعہ جاری کیا گیا فرمان آج بھی پجاری بلرام داس کے پاس موجود ہے۔ اورنگ زیب کے دور حکومت کے 35 ویں سال میں ماہ رمضان کی 19 تاریخ کو تانبے کی پلیٹ پر جاری کئے گئے فرمان میں تحریر ہے کہ:

''بادشاہ کا شاہی حکم ہے کہ الہٰ آباد صوبہ کے کالنجر پرگنہ کے تحت چترکوٹ پوری کے سنت بالک داس جی کو شری بالا جی پوجا اور بھوگ کیلئے آٹھ گاؤں ہنوتا، چترکوٹ، دیوکھری، رودرا، سریا، مندری، جربا، اور دوہریا خیرات میں دے دیا گیا۔ 330 بیگھہ بغیر لگان زراعت کے قابل زمین کے ساتھ ساتھ کونی پروشٹھا پرگنہ کے لگان سے ایک روپیہ یومیہ دیا جائے۔''

اس فرمان کے مطابق چترکوٹ کے موجودہ حاکم پنا نریش مہاراج ہندو پت نے لفظ بلفظ عملدرامد کیا تھا۔ اس کے بعد انگریز حکومت نے بھی تحریر شدہ دستاویز کے مطابق اس کو برقرار رکھا۔ ضلع مجسٹریٹ جگناتھ سنگھ کے مطابق آزادی حاصل ہونے کے بعد زمین داری کے خاتمہ کے بعد سرکار کی طرف سے کچھ رقم مہنت کو لگاتار ملتی رہی ہے۔ اور آج بھی دی جا رہی ہے۔ مندا کنی گنگا کے کنارے بنوائے گئے۔ اس مندر میں مغل طرز تعمیر کی جھلک ملتی ہے۔

تواریخ کے حوالہ کے مطابق اورنگ زیب نے اپنے دور حکومت میں ایک حکم نامہ جاری کیا تھا کہ ہندوؤں کے تمام مندروں کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ اس حکم نامہ کے تحت اس نے کاشی اور سومناتھ مندر کے علاوہ سینکڑوں مندروں کو تڑوانے کی کوشش کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس حکم نامہ کے مطابق جب وہ چترکوٹ پہنچا تو اس نے اپنی فوج کو حکم دیا صبح ہوتے ہی یہاں کے مشہور مندر متیہ گیندر (شوکا پرانا مندر) کے ساتھ تمام مندروں کو توڑ دیا جائے۔ صبح کے وقت جب سپاہیوں نے شولنگ کو توڑنا چاہا تو اس کے سپاہیوں کے پیٹ میں شدید درد شروع ہو گیا بعد میں ایک ایک کر کے سب بے ہوش ہو کر گرنے لگے۔ یہ دیکھ کر اورنگ زیب گھبرا گیا۔ راجہ نے بیمار سپاہیوں کے علاج کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا بعد میں وہاں پر موجود کسی نے کہا کہ اس کا علاج صرف یہاں کے سنت بابا بالک داس ہی کر سکتے ہیں۔ بابا کے پاس جا کر جب بادشاہ نے سپاہیوں کی زندگی کی بھیک مانگی تو کہا جاتا ہے کہ بابا نے اس سے مندر توڑنا بند کروانے کو کہا۔ اورنگ زیب نے جب اس بابت ہاں کر دی تو بابا کے علاج سے تمام سپاہی صحت یاب ہو گئے۔

اورنگ زیب بابا کے اس معجزہ سے بہت متاثر ہوا۔ اور اس نے وہاں پر فوری مندر بنوانے کا حکم دے کر ٹھاکر کے راج بھوگ کیلئے دستاویز تحریر کر دیا۔

ضلع مجسٹریٹ شری جگناتھ سنگھ نے بتایا کہ اورنگ زیب کے ذریعہ بنوائے گئے بالا جی کے مندر کیلئے یہاں کے لوگوں کے دلوں میں ایک خاص عزت ہے، لیکن رکھ رکھاؤ کی ذمہ داری مہنت جی کے پاس ہونے کی وجہ سے اس مندر کی ترقی کیلئے کوئی کام نہیں ہو رہا اور مندر کی حالت بہت ہی خستہ ہو رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مندر کی دیکھ ریکھ کیلئے سرکار کی طرف سے ہر سال 2260 روپے مہنت جی کو دئے جاتے ہیں۔

(اجیت سماچار جالندھر 22 اپریل 2002ء)

(مرسلہ: مکرم فرید احمد صاحب امروہی قادیان)

औरंगजेब ने बनवाया था चित्रकूट में बाला जी का मंदिर

औरंगजेब द्वारा जारी फरमान आज भी मौजूद है पुजारी के पास

चित्रकूट, 21 अप्रैल (वार्ता): क़ट्टर मुसलमान, मूर्ति भंजक तथा मंदिर विध्वंसक की अपनी छवि के विपरीत मुगल सम्राट औरंगजेब ने उत्तर प्रदेश के चित्रकूट ज़िले में बाला जी का एक भव्य मंदिर बनवाया था और इसमें भोग की रस्म के लिए स्थायी रूप से धन मिलते रहने का इंतजाम भी किया था जो आज भी सरकारी सहायता के रूप में बदस्तूर ज़ारी है। औरंगजेब ने आज से 319 साल पहले बने इस मंदिर में राज भोग तथा पूजा के लिए आवश्यक धन के लिए आठ गांवों की 330 बीघा ज़मीन और राजकोष से एक रुपया हर रोज देने का फरमान जारी किया था। बादशाह द्वारा जारी किया गया यह फरमान आज भी पुजारी बलराम दास के पास मौजूद है। औरंगजेब के शासन के 35वें साल में रमजान माह की 19वीं तारीख को ताम्रपत्र पर जारी किये गये फरमान में लिखा है, 'बादशाह का शाही आदेश है कि इलाहाबाद सूबे के कलिंजर परगना के अंतर्गत चित्रकूट पुरी के संत बालक दास जी को श्री ठाकुर बालाजी के सम्मान में उनकी पूजा और भोग के लिए आठ गांव हिनौता, चित्रकूट, देवखरी, रौदरा, सिरिया, मंदरी, जरवा और दोहरिया दान में दे दियां गया। 330 बीघा बिना लगानी खेती काबिल ज़मीन के साथ-साथ कोनी परोष्ठा परगना के लगान से एक रुपया रोज़ाना दिया जाये।'

इस फरमान का चित्रकूट के तत्कालीन अधिपति पन्ना नरेश महाराज हिन्दूपत ने अक्षरश: पालन किया था। इसके बाद अंग्रेज़ी हुकूमत ने भी लिखित दस्तावेज के माध्यम से इसे बरकरार रखा। ज़िलाधिकारी जगन्नाथ सिंह के अनुसार देश को आज़ादी मिलने और जमींदारी प्रथा के उन्मूलन के बाद भी सरकार द्वारा प्रतिकर के रूप में कुछ धनराशि महन्त को लगातार प्राप्त होती रही है और आज भी दी जाती है। मन्दाकिनी गंगा के तट पर बनवाये गये इस मंदिर में मुगलकालीन स्थापत्य कला की छाप स्पष्ट है।

ऐतिहासिक तथ्यों के अनुसार अपने शासनकाल के दौरान औरंगजेब ने एक आदेश जारी कर हिन्दुओं के सभी मंदिरों को नेस्तनाबूद करने का आदेश दिया था। इस आदेश के तहत उसने काशी तथा सोमनाथ सहित सैकड़ों मंदिरों को तुड़वाने की कोशिश कि थी। किवदन्तियों के अनुसार इसी क्रम में जब वह चित्रकूट पहुंचा तो उसने अपनी सेना को हुक्म दिया की सबेरा होते ही यहां के विख्यात मंदिर मत्यगयेन्द्र (शिव का प्राचीन मंदिर) सहित सभी मंदिरों एवं मठों को तोड़ दिया जाये। सबेरे में जब उसके सिपाहियों नें शिवलिंग को तोड़ना चाहा तो उनके पेट में भयंकर दर्द होना शुरू हो गया। बाद में एक-एक करके वे बेहोश होकर गिरने लगे। इसे देखकर औरंगजेब घबरा गया। राजा ने बीमार सिपाहियों के उपचार के हर संभव प्रयास किये, परन्तु वह सफल नहीं हो सका। बाद में वहां उपस्थित किसी ने कहा कि इसका इलाज केवल यहां के संत बाबा बालक दास ही कर सकते हैं। बाबा के पास जाकर जब बादशाह ने सिपाहियों के ज़ीवन की भीख मांगी तो कहा जाता है कि बाबा ने उससे मंदिरों को तोड़ना बंद करवाने के लिए कहा। औरंगजेब ने जब इस तरह का वचन दिया तो फिर बाबा के उपचार से सभी सैनिक उठ खड़े हुए।

औरंगजेब बाबा के इस चमत्कार से बहुत प्रभावित हुआ और उसने वहां तत्काल एक मंदिर बनवाने का आदेश देकर ठाकुर के राजभोग के लिए दस्तावेज लिखा।

ज़िलाधिकारी श्री जगन्नाथ सिंह ने बताया कि औरंगजेब द्वारा बनवाये गये बालाजी मंदिर के प्रति यहां के लोगों के मन में एक विशेष सम्मान है, परन्तु रखरखाव की व्यवस्था का दायित्व महन्त जी के पास होने के कारण यहां विकास का कोई कार्य नहीं हो पा रहा है और मंदिर की हालत जीर्ण शीर्ण होती जा रही है। उन्होंने बताया कि मंदिर की रखरखाव के लिए सरकार द्वारा प्रतिवर्ष 2260 रुपया महन्त को दिया जाता है।

بقیہ صفحہ: (١٥)

مالی امداد بھی دی۔ (ص 16)

...... مذہبی مقامات کے تقدس اور پر امن ماحول قائم رکھنے کیلئے اورنگ زیب نے مندروں کی طرح مسجدوں پر بھی کڑی نظر رکھی...... بی این پانڈے کے بقول اس کی حکومت کی پالیسی تھی کہ اس نے ہندو مٹھوں اور مندروں کے لئے وظیفے مقرر کئے۔ الہ آباد میں واقع سومیشور ناتھ مہادیو کے مندر، بنارس میں کاشی وشوناتھ کے مندر، چترکوٹ کے بالا جی مندر گوہاٹی میں واقع اوما نند جی مندر شترونجی میں جین مندر، اور شمالی ہند میں واقع بے شمار مندروں اور گوردواروں کیلئے اورنگ زیب نے جاگیریں وقف کیں۔

بنارس کے کاشی وشو ناتھ کے مندر کو توڑنے کا الزام اورنگ زیب کے سر ڈالا گیا۔ لیکن اب تک اس کا ایک بھی معاصر ثبوت نہیں ملا ہے۔ جس کی رو سے اورنگ زیب کے ذریعہ اس مندر کا توڑا جانا ثابت کیا جا سکے...... ایک اہم سوال یہ ہے کہ صرف بنارس اور متھرا میں ہی اس کے زمانہ میں مندروں کو تباہ کرنے کی معلومات سامنے آتی ہیں آخر کیوں۔ کیا ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بڑے بڑے مندر نہیں تھے۔ جنوبی ہندوستان بڑے اور اہم مندروں کے لئے آج بھی دنیا بھر میں مشہور ہے۔ دوسرا سوال یہ بھی قابل غور ہے کہ اگر اورنگ زیب کے معاملہ میں سخت اور کٹر مسلمان ہونے کی وجہ سے تمام مذہبی اور سماجی معاملوں کو اسلامی شریعت کے مطابق ہی انجام دیتا تھا تو کیا مندر توڑ کر اس کی جگہ مسجد تعمیر کرنے کی اجازت شریعت دیتی ہے؟ شریعت نے تو واضح الفاظ میں اس فعل کی ممانعت کرتے ہوئے دوسروں کی زمین یا کسی بھی مذہبی جگہ کو چھین کر یا قبضہ کر کے اس پر مسجد تعمیر کرنے کو اسلام کے منافی اور ناجائز بتایا ہے۔ پھر یہ بھی توجہ طلب ہے کہ مغل بادشاہ کے پاس کیا زمین کی کمی تھی جس کی وجہ سے انہیں مندروں کو توڑ کر ہی مسجد تعمیر کرنا ضروری تھا؟...... اس کے علاوہ اس حقیقت کو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ مسجدیں تعمیر کرانے کا اورنگ زیب شوق نہیں رکھتا تھا اس کے عہد حکومت میں زیادہ تر مسجدوں کی مرمت اور درستی کا کام ہوا ہے۔

تقریباً سارا ہندوستان اورنگ زیب کے زیر حکومت رہا پھر بھی ہندو مذہب اپنی انفرادی حیثیت قائم کئے رہا۔ اورنگ زیب یقیناً اس حقیقت سے باخبر تھا کہ ہندو دھرم کو ٹھیس پہنچا کر اس کے ماننے والوں کے غم و غصہ کو بھڑکانا مناسب نہیں۔

محض یہی سبب ہے کہ اس کے زمانہ میں زیادہ تر مندروں کا تقدس برقرار رہا۔

(اورنگ زیب ایک نیا زاویہ نظر ص 18-17 مطبوعہ 1990ء)

(منقول از اورنگ زیب مصنف عبدالغنی)

۞۞۞

چیف منسٹر سکم کی خدمت میں نیپالی ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ

مورخہ ۲۰ رمئی بروز سوموار پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ گنٹوک (صوبہ سکم) کے چھ افراد پر مشتمل ایک وفد نے وزیر اعلیٰ سکم سے ملاقات کی۔ اور نیپالی میں ترجمہ کیا ہوا قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ موصوف نے دوران ملاقات جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون اور جملہ رکاوٹوں کو دور کرنے کا وعدہ کیا۔ اس موقع پر خاکسار کے علاوہ مکرم ناصر احمد شاہ صاحب صدر جماعت گنٹوک، مکرم اعجاز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم طیب احمد صاحب سیکرٹری مال، مکرم نادر احمد شاہ اور یاسر احمد شاہ موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(سید فہیم احمد مبلغ انچارج گنٹوک سکم)

کوٹائم (کیرلہ) میں

قرآن کریم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب و رسائل کی دس روزہ وسیع نمائش
پریس کانفرنس اور دس یوم تک روزانہ پبلک جلسوں کا کامیاب انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوٹائم میں، جو تعلیم یافتہ عیسائیوں کا گڑھ ہے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان نمائش کا افتتاح مورخہ ۷/مئی ۲۰۰۲ کو عمل میں آیا۔ ۷/مئی سے لیکر ۱۶/مئی تک جاری یہ نمائش شہر کوٹائم کے قلب میں واقع Tiru Nakkara میدان میں بنائے گئے وسیع عارضی ہال میں منعقد ہوئی اس نمائش میں بڑے بڑے 56 چارٹوں کے ذریعہ آدم کی پیدائش سے لیکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کے واقعات قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں بتائے گئے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد، آپ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ اکناف عالم میں رونما ہونے والے روحانی انقلابات تصاویر کے ذریعہ نہایت قرینے کے ساتھ ترتیب وار دکھائے گئے۔ دنیا کی 54 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم، دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع شدہ لٹریچرز، کتب و رسائل وغیرہ رکھے گئے تھے۔

پریس کانفرنس

مورخہ ۶/مئی کو کوٹائم پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس ہوئی۔ اس میں سب سے پہلے محترم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کا اور ''القرآن نمائش'' کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد اخباری نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اس پریس کانفرنس میں گیارہ اخباروں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ دوسرے دن کے تمام اخبارات نے 'القرآن نمائش' کے بارہ میں اطلاعات مع مختصر کوائف شائع کیں۔

افتتاحی تقریب

مورخہ ۷/مئی کو شام ۵ بجے نمائش ہال کے باہر وسیع میدان میں نمائش کی افتتاحی تقریب خاکسار کی زیر صدارت مکرم احمد سعید صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم ٹی۔کے محمود صاحب صوبائی سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد خاکسار نے توحید باری تعالیٰ پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر جماعت کیرلہ نے اس نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے تقریر کی اور آپ نے حاضرین کو نمائش دیکھنے کی دعوت دی۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب نبیوں کا سردار کے ملیالی ترجمہ کی رسم اجرائی کوٹائم میونسپل چیرمین شری شیلی کلوری نے مکرم صدر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پنگاڈی کو دے کر کی۔ انہوں نے بتایا کہ کوٹائم کی تاریخ میں یہ نمائش ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے اور مذہبی رواداری کا بہترین ثبوت پیش کرتی ہے۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے علاقہ کے مشہور کانگریسی لیڈر ایم اے جان نے تقریر کی۔ بعدہ ایک عیسائی پادری فادر ابرہام جو مقامی کالج کے پرنسپل ہیں نے تقریر کی۔ تیسری تقریر جناب سوامی سودھی نے نہایت ترنم سے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد شروع کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن مجید کی پاکیزگی اور اس کی شیرینی انسان کے دل کی گہرائی میں جاگزیں ہونے والی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بارہ میں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مذہب لیکر آئے تھے اس کی تبلیغ کے لئے آپ آئے تھے۔ آپ کا دعویٰ ہرگز اسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں۔

اس کے بعد کیرلہ کے ایک مشہور ادیب جناب پوتن جوزف نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے حال ہی میں جماعت احمدیہ کی متعدد کتب کے مطالعہ کا موقع ملا میں ان سے بے حد متاثر ہوا اور اسلام کے بارہ میں میرے تصور میں ایک انقلاب پیدا ہوا ہے۔ اس کے بعد کوٹائم کے ایک سوشل ورکر اور اچھے مقرر رحیم آپا نجیری نے اپنی تقریر میں بتایا کہ میں احمدی عقائد سے بے حد متاثر ہوں۔ اس جلسہ کے بعد موصوف مذکور اور ایک ہندو دوست کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

آخر پر مکرم جوزف صادق صاحب سیکرٹری صوبائی دعوت الی اللہ نے شکریہ احباب ادا کیا۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے کیرلہ کے طول و عرض سے سیکڑوں کی تعداد میں احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے نیز بڑی تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی۔

پبلک جلسے

اس افتتاحی جلسہ کے بعد 16 مئی تک روزانہ اسی جلسہ گاہ میں پبلک جلسوں کا اہتمام کیا گیا جس میں مبلغین معلمین، جماعتی عہدیداران کی تقاریر ہوئیں۔

مذکورہ نمائش کو تیس ہزار سے زائد افراد نے دیکھا۔ اس موقع پر 57334 روپے کی کتب فروخت ہوئیں اسی طرح تقاریر اور نظموں پر مشتمل کیسٹس 6593 روپے کی فروخت ہوئیں۔ اس نمائش کے لئے مندرجہ ذیل کتب کا ترجمہ شائع ہوا۔

1)......مسیح ہندوستان میں

2)......نبیوں کا سردار

3)--Where did Jesus die

علاوہ ازیں اخباری سائز میں آٹھ صفحات پر مشتمل ہزاروں کی تعداد میں Sappliment شائع کیا گیا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب سے نجات، آپ کا مشرقی ممالک میں سفر، تردید الوہیت مسیح، تردید کفارہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور عیسائیت کے ساتھ تعلق رکھنے والے مضامین، اور احمدیت کے پیغام پر مشتمل مضامین تھے جو ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔

اس طرح اللہ کے فضل سے کوٹائم اور اس کے مضافات میں لاکھوں افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس عظیم مہم میں مکرم صوبائی امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق ممبران صوبائی امارت، اور مبلغین و معلمین کرام نہایت تن دہی اور محنت کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سبھی کو جزائے خیر عطا کرے۔ نیز اس کے مفید نتائج ظاہر فرمائے۔

روزانہ اخباروں میں جلسہ اور نمائش کی خبریں باقاعدہ شائع ہوتی رہیں۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

صوبہ اڑیسہ کے شہر کٹک میں

جلسہ پیشوایان مذاہب اور پریس کانفرنس کا کامیاب انعقاد

مورخہ 20 فروری 2002 بروز بدھ شہر کٹک کے ''پانتھ نواس'' پریس کانفرنس ہال میں صبح 11 بجے مکرم سید تنویر احمد صاحب پریس سیکرٹری مرکز قادیان کی زیر صدارت بعد تلاوت قرآن مجید، پریس کانفرنس کی تقریب کا آغاز ہوا۔ مذکورہ کانفرنس میں 1-دوردرشن 2-پی ٹی آئی 3-روزنامہ 'سماج' 4-روزنامہ سٹیٹس مین۔ 5-روزنامہ انڈین ایکسپریس۔ 6-روزنامہ پرجاتنتر۔ 7-روزنامہ دھریتری۔ وغیرہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔

پریس کانفرنس میں حکومت پاکستان کی طرف سے جماعت احمدیہ پر ہو رہے مظالم سے نمائندگان کو آگاہ کروایا گیا نیز واضح کیا گیا کہ موجودہ دور میں مختلف ممالک میں ہو رہے نام نہاد مُلّاں یا مسلمانوں کی طرف سے ہتھیار بند تشدد کو ''اسلامی انتہا پسندی'' کے نام سے موسوم کرنا اسلام جیسے عظیم امن پسند مذہب کے ساتھ زیادتی کا موجب ہے۔ کیونکہ اسلام جیسے حسین مذہب نے ہرگز انتہا پسندی کی تعلیم نہیں دی۔ افسوس کہ صحافتی دنیا نے اسلامی انتہا پسندی جیسے لفظ کے استعمال سے تمام عالم اسلام کو بدنام کر رکھا ہے جو ہرگز درست نہیں ہے۔ حاضر صحافیان کو اس سے گریز کرنے کی گزارش کی گئی۔ نیز ان کے دیگر سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

مذکورہ پریس کانفرنس میں مکرم پریس سیکرٹری مرکز قادیان کے علاوہ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت مکرم مولانا سلطان احمد ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان۔ مکرم محمد مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام۔ اور خاکسار نے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دئے۔ پریس کانفرنس کے موقعہ پر نمائندگان کی خدمت میں صوبائی سطح پر تیار شدہ دیدہ زیب پریس کیٹر پیش کی گئی جن میں بزبان انگریزی و اڑیہ، جماعت احمدیہ کا تعارف اور دیگر مسائل پر مشتمل فولڈرز شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مثبت اثرات اقوام عالم میں پیدا کرے۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

اسی روز شام بوقت سات بجے بمقام 'کلاوکاس کیندرا' کے وسیع ہال میں خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم محمد مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام نے تعارفی تقریر میں جلسہ پیشوایان مذاہب کے اغراض بڑے ہی دلکش انداز میں پیش کئے۔ ازاں بعد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر قادیان نے سیرت آنحضرت ﷺ، مسئلہ جہاد، اور اسلام کی تعلیم پیشوایان مذاہب کا احترام بڑے ہی دلچسپ انداز میں پیش کیا۔ اس کے بعد جناب شو چدانند سرسوتی جی مہاراج نے ہندومت کے بارہ میں اپنے خیال کا اظہار کیا۔ چوتھی تقریر جناب ریورنڈ پی بزنجن جوزف کی عیسائیت کی تعلیم پر مشتمل تھی۔ آخری تقریر 'پیشوایان مذاہب کی تکریم از روئے اسلام' محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے فرمائی جس میں موصوف نے رواداری اور قیام امن و آپسی بھائی چارہ کے متعلق اسلامی تعلیم کو سامعین کے سامنے رکھا۔ نیز تمام پیشوایان مذاہب کی تعظیم و احترام کے متعلق اسلام کی حسین تعلیم کو قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت دلچسپ اور موثر انداز میں بیان فرمایا۔ آخر پر خاکسار نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بعد دعا اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

ہر دو تقاریب کے بعد مورخہ 20 فروری کی شام مقامی دوردرشن کی طرف سے ٹیلی ویژن پر خبر کے علاوہ خوشکن تصاویر بھی دکھائی گئیں۔ اس طرح دوسرے دن سے مقامی اڑیہ اخبارات اور قومی انگریزی اخبارات میں ان کی رپورٹیں شائع ہوئیں جن کا سلسلہ تین دن تک جاری رہا۔

ہر دو تقاریب میں صوبہ بھر کی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی جن کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ کٹک نے کیا۔ مذکورہ تقاریب کو کامیاب بنانے کی خاطر جن جن احباب نے تعاون کیا ان کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔ ☆☆☆

(پروفیسر عبدالباسط خان امیر صوبائی اڑیسہ)

کوئی بھی مسلمان جو پودا لگاتا ہے جس سے کوئی انسان، جانور یا پرندہ کھاتا ہے تو یہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہے۔

(حدیث نبوی)

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۲ سے شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

::شرائط داخلہ::

(۱)......درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔ (۲)......جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (۳)......تعلیم کم از کم میٹرک ہو (۴)......قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵)......عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکیگا۔ (۶) امیر جماعت /صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کے لئے موزوں ہے۔

☆ درخوات دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت /صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو مدنو فوٹو گراف پاسپورٹ سائز ۱۰ رجولائی ۲۰۰۲ تک ارسال کریں۔ اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہونگے ☆ تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائیگا۔ **دفتر کی طرف سے باقاعدہ آپ کا داخلہ فارم ملنے پر کوائف کا جائزہ لیکر امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع ملنے پر ہی داخلہ کے لئے آئیں۔**

☆ امیدوار کو سفر کے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔ داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود کرنے ہونگے ☆ طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔

::نصاب داخلہ::

☆ تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ **اردو::** ایک مضمون۔ ایک درخواست۔ گرامر۔ نیز تحریری پرچہ میں دینی معلومات پر سوالات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہونگے۔ **انگلش::** مضمون، درخواست، اردو سے انگریزی، انگریزی سے اردو، گرامر۔ انٹرویو:: اسلامیات، جنرل نالج، انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ، قرآن کریم ناظرہ۔

:: **حفظ کلاس::** داخلہ کے لئے عمر دس بارہ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنا آنا ضروری ہے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

قادیان میں جلسہ یوم خلافت وسیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 27-5-2002 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ اسلم احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعدہ محمد فضل عمر صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے ''امت کی شیرازہ بندی خلافت کے بغیر ممکن نہیں'' عنوان پر تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز مدرس جامعۃ المبشرین نے ''جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت قیام اور غیر مبائع منکرین خلافت کا انجام'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم مقصود علی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد صدر جلسہ کے خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

مورخہ ۲۶ رمئی کو مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد و صدر مجلس تحریک جدید قادیان کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مجید شفاعت اللہ صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے کی اور نظم مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم مدرس جامعۃ المبشرین نے ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادات کے آئینہ میں بالخصوص نمازوں کے التزام کے بارہ میں'' عنوان پر تقریر کی۔ اور قرآن اور حدیث کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت، خصوصاً نماز کے متعلق آپ کے سخت مجاہدہ کے بارہ میں روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید قادیان نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ عائلی زندگی'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں امہات المومنین کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک کا ذکر فرمایا۔ بعدہ مکرم خضر علی صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

آخر پر صدر محترم نے اپنے خطاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رشید الدین پاشا صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست دعا

مکرم شہود خان صاحب آف ڈھنکانال اڑیسہ کی صحت وسلامتی درازی عمر، مقبول خدمت دین کی توفیق پانے، اہل وعیال کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ وکاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (غلام حیدر خان معلم تالبر کوٹ اڑیسہ)

داخلہ احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجیئس اسٹڈیز لکھنؤ (یوپی)

............شرائط داخلہ............

☆ طالب علم کی عمر 18 سال سے کم اور 35 سال سے زائد نہ ہو۔ ☆ دینی تعلیم میں ماہر ہو۔ ☆ جسمانی و ذہنی طور پر کمزور نہ ہو۔ ☆ ہندی لکھنے پڑھنے میں ماہر ہو۔ ☆ اردو جانتا ہو۔ ☆ سلسلہ احمدیہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔ ☆ تعلیمی سرٹیفکٹس کے نقول وہیلتھ سرٹیفکٹ کی اصل کاپی ارسال کرنی ہوگی۔

اس مدرسہ میں میٹرک پاس یا اس سے زائد تعلیم یافتہ طالب علم تعلیم حاصل کر کے جامعہ احمدیہ یا جامعۃ المبشرین قادیان میں جس کے بھی وہ قابل ہوگا داخل کیا جائیگا۔

اس مدرسہ میں صوبہ یوپی، اترانچل، دہلی، راجستھان، ایم پی، اور جھارکھنڈ کے غیر شادی شدہ نومبائعین طالب علم کو حسب شرائط بالا داخلہ میں ترجیح دی جائے گی۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین قادیان کو ہی پر کر کے صوبائی امیر یوپی کے نام مورخہ 5 جولائی تک ارسال کر دیں۔ فارم موصول ہونے پر انٹرویو کی تاریخ اور مقام کے بارہ میں مطلع کر دیا جائے گا انٹرویو میں کامیاب ہونے پر طالب علم کو داخلہ ملے گا۔ داخلہ فارم سرکل انچارج صاحبان کو ارسال کر دئے جا چکے ہیں۔ (منجانب صوبائی امیر یوپی)

بقیہ صفحہ: (۵)

اہل قبلہ کلمہ گو مسلمانوں کو بلاوجہ کافر قرار دے دیا ہے کس قدر حقائق سے دور لے جانے والی بات ہے! اسی طرح دیگر عقائد و اعمال کا حال ہے۔ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح اور کیونکر غیر مبائعین حضرات اپنے آپ کو احمدی قرار دیتے ہیں جبکہ اسمہ احمد والی پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرار نہیں دیتے جس پر بناء کر کے حضور علیہ السلام نے اس پاک جماعت کا نام جماعت احمدیہ یا احمدی مسلمان تجویز فرمایا ہے۔

اللہ ہی رحم فرمائے اس گروہ پر جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے ہاتھ دھو لیا۔ نعمت خلافت سے منہ موڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مولد و مسکن و مدفن اور دائمی مرکز احمدیت قادیان دارالامان سے ناطہ توڑا۔ شعائر اللہ کو خیرباد کہہ دیا۔ باذن الٰہی جس بہشتی مقبرہ اور نظام وصیت کو حضور علیہ السلام نے قائم فرمایا تھا اس سے علیحدہ ہو گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے تئیں دلوں میں بغض بٹھا لیا۔ خدا جانے کیوں نہیں سوچتے کہ ان کے ہادی و مرشد کی کیا وہ ساری دعائیں جو آپ نے اپنی اولاد کے حق میں کیں اور ایک ایک بیٹے اور بیٹی کی پیدائش سے قبل خدا نے بشارتیں دیں جن کو آپ نے قبل از وقت مشتہر فرما دیا تھا پھر ان کے مطابق وہ اولاد پیدا ہو گئی لیکن کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ان کے نزدیک وہ ساری مبشر اولاد برگشتہ ہو گئی۔ نعوذ باللہ اگر وہ ایسا ہی ہادی و مرشد ہے۔ جس کی دعائیں خود اپنی اولاد کے حق میں قبولیت کا شرف نہ پا سکیں تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ میرے اور آپ کے حق میں قبول ہوں گی۔

اب آپ ہی بتائیے اس طرح کے ایمان کا کیا فائدہ ہے!! اور ایسے ایمان سے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں!! اللہ ایسے ایمان سے محفوظ رکھے جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں لکھا تھا کہ:

''ہمارا آخری جواب اس کا کہ ہم ایمان رکھتے ہیں، یہ ہے کہ ہم اس وقت ایمان کا دعویٰ کر سکتے ہیں کہ جب کہ ہم ان آسمانی نشانوں کو دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی وساطت سے اس زمانہ میں ظاہر فرمائے ہیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر ہمارا ایمان ہمارے منہ کی ایک بات جو محض لاف ہی لاف ہے، جس کی کچھ اصلیت نہیں۔''

(ریویو آف ریلیجنز جلد 3 نمبر 11 ص 409)

اللہ تعالیٰ اس گروہ کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے

تصحیح

بدر مجریہ ۲۹ رمئی ۲۰۰۲ کے صفحہ ۸ اور ۹ میں مضمون ہذا میں پرنٹنگ میں بعض الفاظ چھپنے سے رہ گئے ہیں۔ صفحہ ۸ کالم ۴ کی اوپر سے ۲۳ ویں لائن میں لفظ 'مطلب' چھوٹ گیا ہے۔ صفحہ ۹ کالم ۱ کی ۲۳ ویں لائن میں لفظ 'مختلف' کالم ۲ کی اوپر سے ۲۰ ویں لائن میں 'مقصد' اور کالم ۱ کی ۳۴ ویں لائن، کالم ۲ کی پہلی لائن کالم ۳ کی ۲، ۳، ۱۳، ۱۵، ۲۹، ۳۰، ۳۲، اور ۴۱ ویں لائن اور کالم ۴ کی ۲۳ ویں لائن میں لفظ 'فضیلت' چھوٹ گیا ہے۔ قارئین بدر اس کی تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا

مکرم اسماعیل خان صاحب آف نرگاؤں اڑیسہ کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ ضعیف العمری کے باعث بیمار ہیں۔ ان کی صحت وتندرستی کے لئے، بیٹی کے نیک رشتہ کے لئے، اہل وعیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (حاتم خان معلم نرگاؤں اڑیسہ)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

مشرف اب برطانیہ اور امریکہ کے سہارے

جمیعت اہل حدیث کے امیر ساجد میر نے کہا ہے کہ مشرف امریکہ کا غلام بنا ہوا ہے وہ قوم کو گمراہ کر رہا ہے۔ دراصل اس نے اندر خانے تمام کشمیر واجپئی کو دے دیا ہے۔ جرنیل ہر ایک دور میں پاکستان کو نقصان پہنچانے کی سازشیں کرتے رہے ہیں امریکہ ان کو استعمال کر کے پاکستان کے اتحاد کا مذاق اڑاتا ہے۔ اپوزیشن کے محاذ کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا کہ امریکہ کشمیر کے مسلمانوں کو مکمل طور پر بھارت کے حوالے کر دینے یا کشمیر کو اپنا فوجی اڈہ بنانے کی سازش کرنے پر لگا ہوا ہے۔ امریکہ اور بھارت نے 1971ء میں پوربی بنگال پر حملہ کرا کے اسے پاکستان سے الگ کرا دیا تھا۔ اب امریکہ ہی پاکستان کے خلاف سازش میں بھارت کی مدد کر رہا ہے۔ کنٹرول لائن برلن کی دیوار نہیں کہ امریکہ پاکستان کو کمزور کرنے کیلئے اسے مستقل دیوار بنا دے۔ اسی مقصد کیلئے امریکہ اپنی فوجیں یہاں رکھنا چاہتا ہے۔ اس وقت امریکہ کی فوج پاکستان میں ہے اور بھارت میں بھی۔ امریکہ نے افغانستان میں اسلامی سرکار کا خاتمہ کر دیا۔ اور اب امریکہ کی فوج پاکستانی فوج سے مل کر جگہ جگہ چھاپے مار رہی ہے۔ قبائلی علاقہ میں اسلامی مدرسوں پر چھاپے مار کر علماء کو گرفتار کر رہی ہے۔ اس نے پاکستان کو اپنی کالونی بنا لیا ہے۔ اسلام کا صفایا کرنے کیلئے امریکہ، بھارت اور اسرائیل نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ کنٹرول لائن کے اس پار کشمیر میں مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ امریکہ کون ہوتا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر دے۔

لاہور میں جماعت اسلامی کے سینئر لیڈر سید منور حسین نے کہا کہ جنرل مشرف جہاد کا خاتمہ نہیں کر سکتا پاکستان کا یہ آرمی چیف ہر معاملہ میں امریکہ کے سامنے جھک جاتا ہے جہاد کشمیر کو ختم کرنے کے بعد ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کے پروگرام کو ختم کر دینے کیلئے گھٹنے ٹیک دے گا۔ امریکہ اسلام کو ختم کر دینا چاہتا ہے اور فوجی حکمران اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔

سنی لیڈر کا قتل

گذشتہ ہفتے لشکر جھنگوی کے کئی ممبروں کو شیعوں کے قتل کے الزام میں سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا۔ اب کئی سنی لیڈروں پر قتل کے الزام میں کیس چل رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتے جمیعت علمائے اسلام کے سینئر لیڈر عبد الرشید کو جامع مسجد کے باہر ایک نقاب پوش نے گولیوں کا نشانہ بنا دیا۔ تمام علاقہ میں دہشت پھیل گئی۔ لاہور میں دیوبندی ایکشن کمیٹی نے گورنر سے درخواست کی ہے کہ مذہبی امور کے وزیر کو الگ کر دیا جائے کیونکہ یہ شخص فرقہ وارانہ فساد کیلئے اشتعال انگیز پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔

66 کروڑ کے گھپلے

سرکاری طور پر اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے کہ کئی دیشوں میں پاکستان کے سفارت خانوں میں حساب کتاب کی پڑتال کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ایک برس میں 66 کروڑ کے گھپلے ہوئے ہیں۔ پیرس میں ڈیڑھ کروڑ کا اور لندن میں تین کروڑ پونڈ کا غبن ہوا ہے۔ کئی سینئر افسروں کی گرفتاری کا اندیشہ ہے۔

اسی دوران وزیر خارجہ عبد الستار کے استعفٰی پر طرح طرح کی باتیں ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی سرکار نے اس پر کئی طرح کے الزام لگائے تھے۔ امریکہ میں پاکستان کی خاتون سفیر ملیحہ لودھی پر بھی کئی الزام لگائے گئے ہیں۔

دینی مدرسے اور انتہا پسند تنظیمیں

پاکستان کے جنوبی شہر کراچی میں ہی ایسے پانچ مدرسے ہیں جہاں ہزاروں غیر ملکی طلباء زیر تعلیم ہیں مگر ان میں سے اکثریت ان طلباء کی ہے جن کے ماں باپ یوں تو پاکستانی ہیں مگر یوروپ اور امریکہ میں جا کر بس گئے ہیں اس صورت حال پر مسعود انصاری کے ایک طویل مضمون میں روشنی ڈالی گئی ہے یہ مضمون پاکستان کے انگریزی ماہنامہ نیوز لائین کی اپریل 2002ء کی اشاعت میں چھپا ہے۔ کراچی میں جن پانچ مدرسوں میں غیر ملکی طلباء تعلیم پا رہے ہیں ان میں جامعہ بنوریہ دار العلوم (کورنگی) جامعۃ العلوم اسلامیہ (نیوٹاؤن) اشرف المدارس (گلشن اقبال) اور جامعہ فاروقیہ (فیصل کالونی) شامل ہیں۔ جہاں غیر ملکی نو مسلم طلباء بھی زیر تعلیم ہیں جو امریکہ و برطانیہ سے لے کر آسٹریلیا اور فلپائین تک سے آئے ہیں۔ اس رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ جامعہ بنوریہ کے ناظم مفتی نعیم کے بیان کے مطابق ان کے مدرسہ میں 400 غیر ملکی طلباء زیر تعلیم ہیں بہت سے طلباء داخلہ کے خواہش مند ہیں مگر گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مزید داخلے نہیں لئے جا رہے ہیں۔ بیشتر طلباء عام ویزا پر پاکستان آتے ہیں اور ان مدارس کے حکام ان طلباء کو بعد میں تعلیمی ویزا دلواتے ہیں جن میں ہر سال توسیع ہوتی رہتی ہے اس سال افغانستان کے طلباء کو داخلہ نہیں دیا گیا کیونکہ ان کے کاغذات بنوانا اب دشوار ہے۔ نیوز لائن کی اس رپورٹ کے مطابق کراچی کی شاہ فیصل کالونی میں واقع جامعہ فاروقیہ کے ناظم مولانا سلم اللہ خان نے بتایا کہ برسوں سے پاکستان کے رفیوجی کیمپوں میں آباد افغانوں کو ہی ان مدرسوں میں داخلہ دیا جاتا ہے اور انہیں بھی اقامتی سہولتیں نہیں فراہم کی جاتیں۔ ان مدرسوں میں زیر تعلیم طلباء بہت سخت شیڈول پر عمل کرتے ہیں۔ ان نوجوانوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ دامے درمے قدمے سخنے اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد کریں اور اگر ممکن ہو تو ان کیلئے جہاد میں شریک بھی ہوں۔ رپورٹ کے مطابق گو کہ بیشتر نوجوان جہاد میں شرکت کیلئے تیار نہیں ہوتے مگر اسلام کے کاز کیلئے کام کرنے والوں اور دشمنان اسلام سے لڑنے والوں کی مالی مدد کیلئے خطیر رقموں کے عطیات ضرور دیتے ہیں۔ انتہا پسند تنظیموں کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ دس میں سے ایک طالب علم کو بھی جہاد کیلئے تیار کر لیا جائے تو یہ بڑا کارنامہ ہے اس رپورٹ کے مطابق نہ صرف تبلیغی تنظیموں بلکہ جہادی تنظیموں کی سرگرمیاں بھی کارگر ہونے لگی ہیں اور مسلمانوں کے خلاف کئی مقامات پر جاری لڑائی میں ان نوجوانوں کو توپ کے ایندھن کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

ضیاء الحق نے جہادی گروپوں کو 50 ارب روپے فراہم کئے تھے

اسلام آباد 11 جون یو این آئی پاکستان کے فوجی حکمران جنرل محمد ضیاء الحق نے جموں و کشمیر میں انتہا پسندی شروع کرنے کیلئے جہادی گروپوں کو 50 ارب روپے فراہم کئے تھے۔ اردو روزنامہ خبریں میں شائع ہوئی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستانی مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم سردار عبد القیوم خان نے کہا کہ چونکہ جہادیوں نے اس رقم سے اپنی جیب بھرنی شروع کر دی اس لئے جہادی گروپوں کا ایجنڈا بدلتا رہا 1980ء کی دہائی کے دوران جب جنگ افغانستان میں جاری تھی پاکستانی جنرلوں اور انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) نے منشیات کا دھندہ کر کے بھاری دولت کمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس رقم کا ایک بڑا حصہ کشمیر میں انتہا پسندی منظم کرنے کیلئے استعمال کیا گیا جنرل ضیاء الحق 1988ء میں ایک پر اسرار طیارہ حادثے میں ہلاک ہو گئے اس کے ایک برس بعد کشمیر میں انتہا پسندی کا موجودہ سلسلہ شروع ہوا۔ سردار عبد القیوم خان کشمیر میں جہادی دہشت پسندی کی کھلم کھلا مخالفت کرتے ہیں اور اس کیلئے پاکستان میں ان پر اکثر و بیشتر تنقید ہوتی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل ضیاء الحق نے "غیر منظم جہاد" شروع کرنے کیلئے پیسے دئے تھے۔

(ہند سماچار جالندھر)

بقیہ صفحہ: (۱۰)

کسوفِ مہر و مہ بر آسماں از بہرِ تصدیقش ☆ نمے بینی کہ ایں برہان چہ خوب و استوار آمد؟

سورج اور چاند کا گرہن اس کی تصدیق کے لئے آسمان پر ظاہر ہو چکا، نہیں دیکھا کہ یہ دلیل کتنی خوب اور واضح ہے؟

درین گرداب ظلمتہا و سیلاب ضلالتہا ☆ مے بینی کہ ملاحی زایزد آشکار آمد ؟

اندھیروں کے اس بھنور اور گمراہیوں کے اس سیلاب میں تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ملاح ظاہر ہوا ہے

پئے تصدیق تو اے ہادیٔ راہ خدا دانی ☆ بقول مصطفیٰ طاعون آندر روزگار آمد

اے خدا دانی کے راستے کے ہادی تیری تصدیق کے لئے آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق طاعون ظاہر ہوا

ز جور چرخ ناہنجار این مہجور اے سرور ☆ بزیرِ سایۂ تو دل حزین و دل فگار آمد

اے بلند مرتبہ بزرگ! آسمان کے ظلم سے تنگ آ کر یہ غمزدہ اور زخمی دل مہجور تیرے سایہ میں پناہ لینے آیا ہے

خاکسار پیر غلام احمد مہجور شاعر کشمیر متوطن کشمیر پرگنہ چھرات سابق محرر دفتر اخبار بدر قادیان دار الامان 1907ء

مطبوعہ اخبار بدر 21 مارچ 1907ء صفحہ 5 نمبر 12 جلد 6

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیز محمود احمد مزمل قادیان کو مورخہ 02-5-8 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام 'عیشہ عروج' تجویز فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ محترم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان کی نواسی ہے۔ عزیزہ نومولودہ کی صحت و تندرستی و درازیٔ عمر نیک صالحہ اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(شبیر احمد ناصر مولوی فاضل قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ 2002-1-4 کو حیدر آباد میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے محترمہ منصورہ کاشفہ صاحبہ بنت مکرم اسد اللہ صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترم حفیظ الرحمٰن صاحب عجب شیر ابن مکرم منیر احمد صاحب عجب شیر ساکن پونا مہاراشٹر دو لاکھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عزیزہ منصورہ الحاج مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب کی پوتی اور محترمہ حاجرہ بیگم صاحبہ مغلپورہ حیدر آباد کی نواسی ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔

(احمد عبد الستار نمائندہ بدر حیدر آباد)

کامیابی و درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے سید اطہر احمد جنید نے انجینئرنگ کے داخلہ کے لئے ملکی امتحانوں میں بشمول I.I.T نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ جنید احمد کی اعلیٰ دینی و دنیوی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 400 روپے۔

(سید منیر احمد جمشید پور)

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے نشر ہونے والے پروگراموں کا شیڈول

مستقل پرگراموں کا ایک جائزہ ہندوستانی وقت کے مطابق

وقت IST	جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
4.30AM	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث
5.30AM	یسرنا القرآن	صحت تلفظ قرآن	چلڈرن کارنر (MTA.Pak)	چلڈرن کارنر (کوک)	چلڈرن کارنر (نماز سکھانا)	چلڈرن کارنر (گلدستہ)	چلڈرن کارنر (وقف نو)
6.00AM	مجلس عرفان نبی	سوال و جواب (انگلش)	سوال و جواب (اردو)	سوال و جواب (انگلش)	تبرکات	سوال و جواب (اردو)	سوال و جواب (انگلش)
7.00AM	ایم.ٹی.اے.سپورٹس	کہکشاں	مذاکرہ	روحانی خزائن	میڈیکل میٹرز	ہماری کائنات	ایم ٹی اے لائف سٹائل
7.45AM	ڈاکومنٹری امریکہ	اردو کلاس	خطبہ جمعہ (دوبارہ)	اردو کلاس	ڈاکومنٹری امریکہ	اردو کلاس	کینیڈین ہورائزن
9.00AM	عربی سیکھیے	فرانسیسی سیکھیے	اردو سیکھیے	چینی زبان سیکھیے	لجنہ میگزین	ڈاکومنٹری امریکہ	کمپیوٹر سب کیلئے
9.30AM	ہومیو پیتھی کلاس	جرمن ملاقات	لجنہ ملاقات	فرانسیسی ملاقات	بنگلہ ملاقات	اطفال ملاقات	ترجمۃ القرآن کلاس
10.45AM	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب
12.00AM	سرائیکی پروگرامز	ماریشش کے پروگرام	سپینش	چائنیز	خطبہ جمعہ (دوبارہ)	سواحیلی پروگرامز	پشتو/سندھی
1.15AM	مجلس عرفان نبی دوبارہ	درس القرآن	مشاعرہ	مجلس سوال و جواب دوبارہ	درس القرآن	مجلس سوال و جواب دوبارہ	مجلس سوال و جواب دوبارہ
2.15PM	روشنی کا سفر	درس القرآن	کوئز تاریخ احمدیت	کوئز خطبات امام	درس القرآن	اردو تقریر	اردو مذاکرہ
2.45PM	انڈونیشین سروس	انڈونیشین سروس	انڈونیشین سروس	انڈونیشین سروس	انڈونیشین سروس	انڈونیشین سروس	انڈونیشین سروس
3.45PM	ڈاکومنٹری	ڈاکومنٹری	ڈاکومنٹری	ڈاکومنٹری	میڈیکل میٹرز	ڈاکومنٹری	ڈاکومنٹری
4.20PM	Credits	Credits	Credits	Credits	Credits	Credits	Credits
4.30PM	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث	تلاوت،خبریں،حدیث
5.30PM	خطبہ جمعہ Live	اردو کلاس	مجلس عرفان نبی دوبارہ	اردو کلاس	مجلس سوال و جواب انگلش	اردو کلاس	مجلس سوال و جواب اردو
6.30PM	بنگالی ملاقات	بنگالی سروس	بنگالی سروس	بنگالی سروس	بنگالی سروس	بنگالی سروس	بنگالی سروس
7.30PM	خطبہ جمعہ دوبارہ	چلڈرن کلاس نبی	لجنہ ملاقات دوبارہ	فرانسیسی ملاقات دوبارہ	جرمن ملاقات	اطفال ملاقات	ترجمۃ القرآن کلاس
8.30PM	یسرنا القرآن	قرآن کریم صحت تلفظ	چلڈرن کارنر	کوک	چلڈرن کارنر۔نماز سیکھیں	گلدستہ	واقفین نو پروگرام
9.00PM	فرانسیسی سروس	فرانسیسی سروس	خطبہ جمعہ دوبارہ	فرانسیسی سروس	فرانسیسی سروس	فرانسیسی سروس	فرانسیسی سروس
10.00PM	جرمن سروس	جرمن سروس	جرمن سروس	جرمن سروس	جرمن سروس	جرمن سروس	جرمن سروس
11.00PM	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب	لقاء مع العرب
12.00PM	عربی سروس	عربی سروس	عربی سروس	عربی سروس	عربی سروس	عربی سروس	عربی سروس
1 00AM	مجلس عرفان دوبارہ	سوال و جواب دوبارہ	سوال و جواب دوبارہ	سوال و جواب دوبارہ	سوال و جواب دوبارہ	سوال و جواب دوبارہ	سوال و جواب دوبارہ
2 .00AM	خطبہ جمعہ دوبارہ	چلڈرن کلاس دوبارہ	مشاعرہ دوبارہ	روحانی خزائن دوبارہ	انگلش سروس	ہماری کائنات	ایم ٹی اے لائف سٹائل
3.00AM	ہومیو پیتھی کلاس	جرمن ملاقات	لجنہ ملاقات	فرنچ ملاقات	خطبات پرانے	اطفال ملاقات	ترجمۃ القرآن کلاس

قرارداد تعزیت بروفات محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب

منجانب ہر سہ انجمن ہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان حال مقیم حیدر آباد دکن نے فون پر اطلاع دی ہے کہ مورخہ 02-6-8 کو بوقت چھ بجے شام لاہور میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے چوتھے صاحبزادے بریگیڈیر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب آئی سرجن طویل علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ہم زلف تھے۔ اور آپ کی اہلیہ محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ محترم حضرت نواب محمد علی خان صاحب و حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی بیٹی ہیں ممبران ہر سہ مرکزی انجمن ہائے صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید و وقف جدید احمدیہ اور جملہ ساکنین قادیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں صدمہ کے اس نازک موقع پر دلی تعزیت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو دیار غیر میں پہنچے اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور افراد خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol:51 Wednesday 19th June 2002 Issue. No. 25

شاعر کشمیر مہجور پرستوں کے لئے لمحۂ فکریہ ؟ ‘‘

شاعر کشمیر غلام احمد مہجور کا کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں

بحمد اللہ بحمد اللہ نسیم نو بہار آمد ☆ بہ بلبل صد مبارک باد وقتِ نالہ زار آمد
شکر ہے اللہ کا کہ نور بہار کی ہوا چلی بلبل کے لئے صد مبارک کہ اس کے چہکنے کا وقت آیا ہے

شبِ تاریک شد روشن ز نورآنِ مہِ تابان ☆ بسوئے عالم اسلام چون آن شاہسوار آمد
چمکتے چاند سے تاریک رات روشن ہوئی جب وہ شہسوار عالم اسلام کی طرف آیا

چوں سلطانِ رومی سوئے میداں لشکر آور شد ☆ شہ زنگی سوئے ملکِ عدم اندر فرار آمد
جب وہ رومی بادشاہ (روشنی) میدان کی طرف لشکر لے کر بڑھا تو زنگی بادشاہ (اندھیرا) عدم آباد کی طرف بھاگ گیا

ز نور او ہمہ عالم شدہ چون جنت الماویٰ ☆ چو آنِ شاہِ جہاں در بوستانِ شالمار آمد
اس کے نور سے تمام دنیا جنت الماویٰ کی طرح ہوگئی جب وہ دنیا کا بادشاہ شالیمار[1] کے باغ میں آیا

شہِ شہر بقا باللہ مہِ چراغِ خدا دانی ☆ زہے آن یوسف کنعاں با عزّ و وقار آمد
بقاباللہ لوگوں کے شہر کا بادشاہ اور خداشناسوں کے آسمان کا چاند ایک یوسف کنعاں کی شکل میں عزت و وقار کیساتھ آیا

کہ یعنی سرورِ عالی نسب محبوبِ یزدانی ☆ بدنیا مہدیٔ دوراں ز بعدِ انتظار آمد
یعنی عالی نسب بزرگ جو خدا کا محبوب ہے بہت انتظار کے بعد دنیا میں مہدیٔ دوراں کی حیثیت میں آیا

فلک شاداں ملک خنداں زمیں نازاں زمان خورسند ☆ بہ ہر سو نعرۂ شادی ز دشت و کوہسار آمد
آسمان شاد ہے، فرشتے مسکراتے ہیں، زمین ناز کرتی ہے، زمانہ خوش ہے شادمانی کے نعرے دشت و کوہسار سے ہر طرف بلند ہو رہے ہیں

ز بحر علم و حلم و عزّت و جود و جواں مردی ☆ ضیائے محفل اسلام دُرّ شاہوار آمد
علم، حلم، عزت، سخاوت اور جواں مردی کے سمندر سے اسلام کی مجلس کو روشن کرنے کے لئے ایک درّ شاہوار نکل آیا

بعالی ہمّتِ او ز گردابِ پریشانی ☆ بزودی کشتیٔ اسلامیاں سوئے کنار آمد
اس کی بلند حوصلگی سے اسلامیوں کی ناؤ پریشانی کے بھنور سے نکل کر کنارے کی طرف آئی ہے

بیک تیر نگاہش دشمن دینِ رسول اللہ ☆ چو مرغ نیم جان افتان و خیزان در فرار آمد
اس کے ایک نظر کے تیر سے دین رسول اللہ صلعم کا دشمن ایک مرغ نیم جان کی طرح تڑپتا ہوا بھاگ گیا

الا اے منکرِ ناداں بترس از قہرِ ربانی ☆ چو مے بینی بتائیدش خدائے کردگار آمد
اے نادان انکار کرنے والے خدا کے قہر سے ڈر جب تو دیکھتا ہے کہ اس کی تائید کے لئے خدائے کردگار آیا ہے

الا اے منکر امرتسری[2] و اے طالبِ دنیا ☆ جہان پُرنور درچشمان تو گرد و غبار آمد
ارے اے منکر امرتسری اور اے دنیا کے طالب تیری آنکھوں کو نور سے بھرا ہوا جہاں، گرد و غبار کی صورت نظر آتا ہے

ببیں در کارزارِ مہدیٔ آخر زمان یکدم ☆ چسان آن ابترِ لدھیانوی[3] در کارزار آمد
دیکھ لے کہ مہدیٔ آخر زماں کے میدان جنگ میں کس طرح یکدم وہ ابتر لدھیانوی کام آیا

کجا لیکھو کجا آتھم بر ایشان تیرہ شد عالم ☆ جہنم مسکنِ ایشان ز قہرِ کردگار آمد
کہاں لیکھرام کہاں آتھم کہ ان پر ساری دنیا تاریک ہوگئی خدا کے قہر سے ان کا مسکن جہنم بن گیا

بناز اے کشورِ ہندوستان فخرے شدت حاصل ☆ ز خاکت کم بہاؤ کم قدر مشک تتار آمد
اے سرزمین ہندوستان تجھے ناز ہے اور فخر حاصل ہوا ہے کہ تیری کم قیمت اور ادنیٰ درجہ کی مٹی سے مشک تتار نکلا ہے

ہمیں است آن غلام احمد کہ بہرِ کشتنِ اعدا ☆ بشمشیرِ براہین از برائے کارزار آمد
وہ غلام احمد ایسا ہے کہ دشمنوں کے مارنے کے لئے وہ براہین کی شمشیر لے کر میدان جنگ میں اترا ہے

باقی صفحہ (: ۱) پر ملاحظہ فرمائیں

[1] سرینگر میں واقع ایک بہت حسین باغ [2] مولوی ثناءاللہ امرتسری [3] سعد اللہ لدھیانوی

آپ کے خطوط ...... آپ کی رائے

اخبار بدر مورخہ 29 نومبر 2001ء میں آپ نے شاعر کشمیر پیرزادہ غلام احمد مہجور کے متعلق حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت کا ایک مضمون شائع کیا تھا۔ اس پر وادی کے مشہور اخبار سرینگر ٹائمز میں ایک خط غلام رسول آف بانڈی پورہ کشمیر کا ذیل کے عنوان سے شائع ہوا ہے جو ذیل میں درج ہے۔

’’پیرزادہ غلام احمد مہجور کشمیری زبان کے مشہور عالم شاعر مانے جاتے ہیں۔ جہاں تک عام معلومات کا تعلق ہے مہجور مرحوم منزگام جنوبی کشمیر کے اک گاؤں میں پیدا ہوئے تھے اور وہ ایک پیر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد بزرگوار پیر محمد عبداللہ شاہ صاحب عربی فارسی زبان کے عالم فاضل تھے اور ان کا پیشہ بھی پیر مریدی کا رہا ہے۔ مہجور صاحب محکمہ بندوبست میں بطور پٹواری کام کرتے تھے اس کا ذکر انہوں نے اپنے کلام میں بھی کیا ہے۔

مہجور صاحب کی وفات 9/اپریل 1952ء کو ہوئی۔ مرحوم شیخ محمد عبداللہ نے ان کی تدفین پاندتھن میں کرائی ہے۔ مہجور صاحب کے بارے میں ایک فلم بھی بنائی گئی ہے۔ ان کا کلام بہت ہی مقبول رہا ہے۔ اب گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ قادیان کے ترجمان ہفتہ وار میں ایک مضمون ان کے بارے میں شائع ہوا ہے۔ ہفتہ وار ’’بدر‘‘ شمارہ نمبر 48 مورخہ 29 نومبر 2001ء 13 رمضان 1422ھ میں زیر عنوان ’’خطہ کشمیر کی ایک مایۂ ناز علمی شخصیت‘‘ تحریر دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت کے تحت شائع شدہ مضمون میں پہلے ان کی زندگی پر روشنی ڈالنے کے بعد یوں تحریر کیا گیا ہے۔

’’حضرت پیر صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا نام مبایعین کی فہرست میں اخبار الحکم 30 ستمبر 1901ء صفحہ 14 پر قصبہ ترال کی سکونت کے حوالہ سے شائع شدہ ہے۔ شرف بیعت حاصل کرنے کے بعد آپ حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں کچھ عرصہ قادیان دارالامان کی برکات سے بھی مستفید ہوئے۔ اور اس دوران اخبار بدر قادیان کے محرر دفتر کے فرائض بجالانے کی سعادت پائی جس کے بعد آپ اس مقدس دور میں دیار حبیب کی روحانی علمی اور دینی یادیں اپنے سینہ سے سجائے اور دل میں بسائے اپنے پیارے وطن تشریف لائے اور اس حسین و جمیل خطہ کو علم و ادب کے نور سے منور کرنے میں سرتاپا جہاد بن گئے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وصال 26 مئی 1908ء سے قریباً ایک سال قبل اخبار بدر 21 مارچ 1907ء میں 120 اشعار پر مشتمل آپ کی ایک فارسی نظم شائع ہوئی ہے۔ جس میں مہدی دوراں کی آمد اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا نہایت پُر کیف اور وجد آفرین انداز میں تذکرہ کیا گیا تھا۔ اس پُر جوش نظم کے آخر میں یہ الفاظ درج تھے۔ خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر پرگنہ چھراٹ سابق محرر دفتر اخبار بدر قادیان دارالامان۔

اس شائع شدہ مضمون کے آخر میں مہجور صاحب کے اردو کلام کا نمونہ دیا گیا ہے۔ کشمیر میں آج تک مہجور صاحب کی حیات شاعری وغیرہ پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور پھر ایسے بے شمار قابل قدر شخصیتیں جن میں شاعر، ادیب، صحافی وغیرہ شامل ہیں بقید حیات ہیں، مہجور صاحب کو قریبی طور پر جانتے ہیں آج تک مرحوم کے قادیانی سلسلہ سے وابستگی کے بارے میں کچھ تحریر نہیں کیا گیا ہے۔ اب جبکہ اس فرقے کے ترجمان اخبار میں اس بارے میں مفصل طور لکھا گیا ہے اور ہوسکتا ہے یہ سب کچھ غلط بیانی یا مبالغہ آرائی پر مبنی ہو۔ لہٰذا شاعر کشمیر کے عام مستعد دوست اصحاب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اصل واقعہ کیا ہے تا کہ عوام الناس صحیح صورت حال سے واقف ہوں گے اور نئی نسل مستند تاریخی صورت حال سے روشناس ہو جائے‘‘۔ (تحریر غلام رسول ...... بانڈی پورہ کشمیر) (سرینگر ٹائمز 24/مارچ 2002ء)

اس خط کے درج کرنے کے بعد آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ شاعر کشمیر کے متعلق مزید کچھ منظر عام پر لانا چاہیں تو بہتر ہے۔

(ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ آسنور کشمیر)

ناصر صاحب! آپ کی اور آپ جیسے وادیٔ کشمیر کے لاکھوں مداحان مہجور کے لئے ہم ذیل میں حضرت پیرزادہ غلام احمد مہجور کا وہ منظوم کلام درج کر رہے ہیں جو آپ نے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں لکھا تھا جو قبل ازیں اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ اس فارسی نظم کا اردو ترجمہ مشہور کشمیری شاعر غلام نبی صاحب ناظر نے کیا ہے —— ملاحظہ فرمایئے!!!

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔